محفلِ میلاد اور علماءِ عرب

مفتی محمد الرام المحسن فیضی

انجمن ضیاء طیبہ

محفل میلاد اور

علماء عرب

مرتب

علامہ نسیم احمد صدیقی نوری
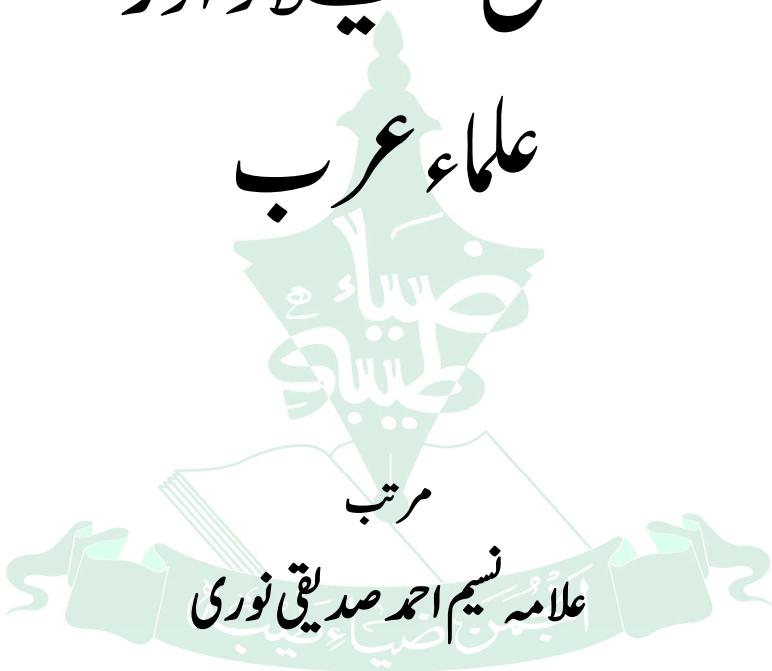
پیشکش

انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ ﷺ

سلسلۂ اشاعت : 55

نام کتاب : محفل میلاد اور علماء عرب

مؤلف : مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

ضخامت : 104 صفحات

تعداد : 1000

سن اشاعت : مارچ 2010ء

ہدیہ : ایصال ثواب جمیع امت مصطفویہ ﷺ
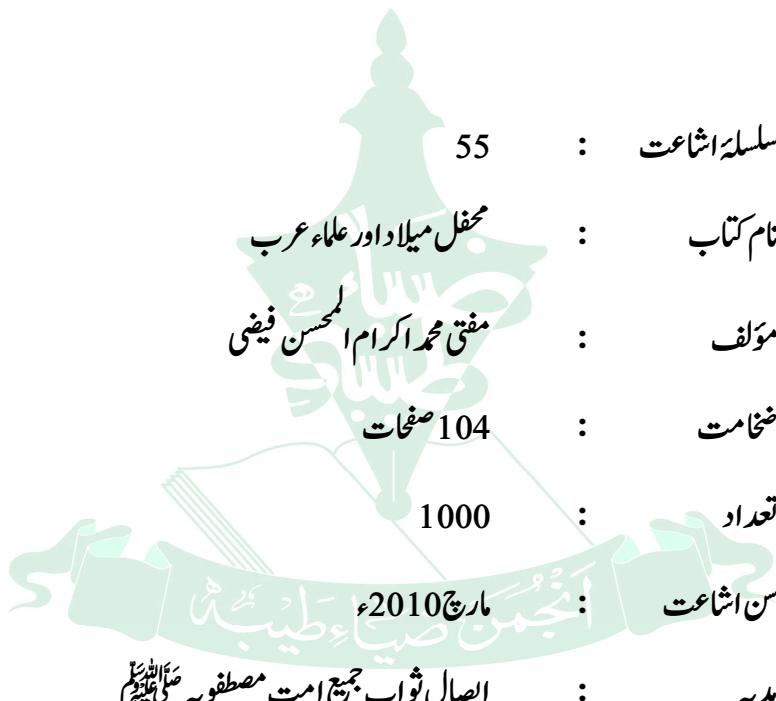
ناشر

ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اللّٰہ رب سیّدنا محمد صلی علیہ وسلما

نحن عباد سیّدنا محمد صلی علیہ وسلما

کائنات کیسے...؟ کیوں...؟ کس لیے...؟

قارئین محترم! ان سوالوں کے جوابات سے جس قدر آگاہی ملت اسلامیہ کو ہے، دوسری قوم اس سے بے خبر ہے کیونکہ ان کی اپروچ (Approuch) درست سمت میں نہیں ہے۔ اقوام مغرب میں اگرچہ علم طبعیات (Physics) کے ماہرین وسائنسدان یورپ وامریکہ میں بکثرت ہوئے ہیں، لیکن کائنات کی حقیقت کو حاصل کرنے کے لیے تحقیق و جستجو آسمانی راہنمائی کے بغیر مضحکہ خیز نتائج تک جا پہنچتی ہے کہ چارلس ڈارون (Charles Darwin) نے انسانیت کے مورث اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعے نسل کے اجرائی عمل سے انکار کیا اور کہا کہ ”نباتیات نے حیوانیات کی صورت اختیار کرکے مختلف مدارج یعنی بندر، لنگور، بن مانس کی ہیئت سے گزر کر ترقی یافتہ اور متمدن صورت ”انسان“ اختیار کرلی۔ اس فکر کو نیچرل تھیوری آف ہیومن

ہسٹری (Natural Theory of Human History) کہا جاتا ہے۔ آج اس نظریہ کو مسترد کیا جاچکا ہے۔ سائنسی نظریات کی بنیاد میں غیر حقیقت پسندانہ عناصر کے اجزائے ترکیبی شامل ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں نظریاتی اساس غیر مستحکم ہوتی ہے، اسی باعث سائنسی تحقیقات نہ صرف تغیر بلکہ نقص کا شکار ہو جاتی ہیں۔ کائنات اپنی تخلیق کے بعد سے مسلسل تہذیبی و تمدنی ارتقا کے مدارج طے کررہی ہے لیکن یہ ارتقائی عمل کائنات کے اندر ارضیاتی، موسمیاتی اور کہکشاؤں (Glaxies) میں سیارگان کی گردش کے مابین فاصلے بعید سے بعید تر اور سرعتِ رفتار کی صورت جاری ہے۔ اور اس کی وجہ بھی یہ ہے کہ کائنات کے موجودات تمام تر ایک دوسرے کے لیے منفعت کا ذریعہ ہیں اور نافع شے کی تلاش میں قوت بصارت کی ڈائمنیشن نیز حصول نفع کے لیے (Concentration) کائنات کو ارتقا پذیر ہونا چاہیے جس کی نتیجے میں اشیاء میں ادغام وانضمام ہوتا ہے اور اس تعامل سے کبھی کثرت، قلت اور کبھی قلت، کثرت میں تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ جبکہ آغاز کائنات میں کائنات کے تخلیقی عمل کے لیے نہ اشیاء ہیں اور نہ ہی ان کی قلت یا کثرت۔ جب کائنات ہی نہیں تو موجودات بھی معدوم ہیں۔ جب دیکھنے والی آنکھ ہی نہیں تو مشاہدہ کس کا؟ اس لیے سب عدم ہی عدم ..... ایک ذات وحدت..... جو ازلی وابدی ہے..... قدیم ہے..... بس وہ ذات عظیم ہے..... مگر کوئی اس کو دیکھنے والا نہیں ..... وہ ذات صمدیت ہے ..... مگر کوئی اُس کو جاننے والا نہیں ..... بس اپنی پہچان اور عرفان کے لیے ..... اُس ذات سرِّنہاں..... نے ..... مقام لامکاں ..... میں ..... ارادہ فرمایا ..... کہ میں پہچانا جاؤں..... اس ارادۂ محبت کے عمل سے ..... سرِّنہاں نے..... نور ذات کی تجلی سے ایک نورانی پیکر تخلیق فرمایا ..... ارادۂ محبت کا ظہور ہوا..... اس لیے لقب محبوب ہوا

..... محبوب ..... اپنے ..... محب کو دیکھ کر عمل بندگی اور اظہار تحمید میں مصروف ہوا..... تو محب نے فرمایا: اسی لیے تمہیں بنایا کہ تم مجھے پہچانو، تم نے مجھے پہچانا ہے جبھی تم میری حمد کررہے ہو، میں ہوں تعریف کے قابل لیکن تم بھی لائق تعریف ہو تمہیں شاہکار بنایا ہے..... پس..... نام ہوا ''محمد مصطفیٰ'' صلی اللہ علیہ وسلم۔

خدائے لم یزل نے اپنی ذات وصفات کے مظہر کامل کو بھی لائق حمد وثناء بنایا ..... اور..... ایسا بنایا ..... کہ اسم گرامی ہی میں یہ معنویت موجود ہے، ''وہ ذات جس کی باربار تعریف کی جائے''۔

خلّاق عالم جل جلالہ نے اپنی پہچان کے لیے اپنے محبوب کو اور محبوب کی پہچان اور تعریف ومدح کے لیے تمام کائنات کو تخلیق فرمایا ..... اپنے محبوب کو اپنے نور کی تجلّی سے تخلیق فرمایا ..... تمام کائنات کو اپنے محبوب کے انوار سے تخلیق فرمایا۔ یہی اسلامی نظریہ (Islamic Theory) ہے۔ اس کی تفصیل کے لیے تفسیر روح المعانی، جلد ۱۴، جز: ۲۷، صفحہ ۲۲، تفسیر ابی السعود، ۲: ۱۳۰، فتوحات مکیہ: ۴۳، کشف الخفاء ۲: ۱۷۳۔ جامع المعجزات: ۳۔ مواہب اللدنیہ، اول: ۹۔ زرقانی، اول: ۴۶۔ سیرت الحلبیہ، اول: ۵۰۔ المیلاد النبوی محدث ابن جوزی: ۲۲۔ مدارج النبوت، دوم: صفحہ ۱ تا ۳۔ جامع الصغیر، دوئم: ۴۰۰۔ جامع الترمذی۔ المستدرک، دوم: ۶۰۰، دلائل النبوت، اول: ۸۳۔ سیرت حلبیہ، اول: ۱۰۔ اور دیگر کتب کا مطالعہ کریں۔

برادران ملّتِ اسلامیہ! آپ اس نظریۂ اسلامی سے بخوبی آگاہ ہیں نیز یہ بھی جانتے ہیں، کہ تخلیق کے پہلے مرحلہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہی ''مبتدا..... پھر ازاں بعد..... مقتدا..... اور اب منتھا..... بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ہی ہیں ..... یعنی بساط کائنات کا نکتۂ آغاز..... اور ..... اسی بساط کو سمیٹنے (Windup) کا نکتۂ انجام بھی محبوب مکرم ﷺ ہیں .....اسی لیے ..... خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ آپ ہی کی ذات ہے۔

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام[1]

فقیر راقم السطور گزشتہ سطروں میں رقم کر چکا کہ کائنات کی تخلیق سے متعلق دانشوران یورپ وامریکہ ہمیشہ اسلامی نظریہ تخلیق (Cosmology) سے بے بہرہ رہے، تاہم بیسویں صدی کے آخر میں اسٹیفن ہاکنگ(Stephen Hawking)جو برطانیہ سے تعلق رکھتا تھا، علوم طبیعات، ارضیات اور فلکیات کا ماہر تھا، تخلیق کائنات(Cosmological Theory)سے متعلق ۱۹۲۰ء میں بگ بین تھیوری (Big Ben Theory) سائنسدانوں نے پیش کی تھی ازاں بعد البرٹ آئن اسٹائن(Albert Einstein) (۱۸۷۹ء تا ۱۹۵۵ء) نے کچھ مزید تشریح کی تھی، لیکن اسٹیفن ہاکنگ نے نہایت تفصیل اور شرح وبسط سے کاسمک ایکسپلوزن (Cosmic Explosion) پر بحث کی ہے جو کہ تخلیق کائنات کے اسلامی نظریہ سے بہت قریب ہے۔

قارئین محترم! اس سے قبل کہ فقیر کی معروضات طوالت کی جانب گامزن ہوں، نہایت اختصار واجمال مگر جامعیت سے عرض کرنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی تخلیق کردہ یہ کائنات، رسول اکرم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے معرض وجود میں لائی گئی اور انہی سے نسبت استوار کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ جو

1۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ۔

صاحب لولاک کے عرفان کا طلب گار ہوتا ہے وہی آپ ﷺ کے فیضان کا سزاوار ہوتا ہے، گویا جس نے مظہر رب ذوالجلال کو پہچان لیا اُس نے یقیناً رب ذوالجلال کو..... جان لیا ..... اور..... مان لیا ..... گویا صاحب ایمان ہو گیا ..... ہر نعمت کو زوال ہے، مگر یہ نعمت جو نعمت کبریٰ اور عظمٰی ہے اسے زوال نہیں ..... اور اس نعمت سے کائنات اور موجودات کائنات سب ہی مستفید ہو رہے ہیں یہی نعمت حیات کا سبب ہے..... یہی نعمت نزع کی سختیوں میں مدد گار..... یہی نعمت قبر میں نکیرین کے سوالوں کے جوابات دینے میں مدد گار..... یہی نعمت روز حشر کی دھوپ میں سایہ فگن..... یہی نعمت محشر میں سیراب کرنے کے لیے حوض کوثر پر جلوہ فگن..... یہی نعمت میزان پر معاون..... یہی نعمت پل صراط پر راہنما ..... یہی نعمت خلد آشیاں کرنے کا وسیلہ .....اور..... یہی نعمت اہل جنت کے لیے دیدار الٰہی کا وسیلہ ..... جس کا وجدان اپنے آقا کا عرفان حاصل کرلیتا ہے، وہ ان کی یاد کو دل میں بساتا ہے اور خود جہاں بستا ہے اُسے یادوں میں سجاتا ہے اور ذکر نبی ﷺ کو حرز جاں بنالیتا ہے یعنی جشن عید میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کرنا۔

انجمن ضیاء طیبہ کے زیر اہتمام ضیائی دارالافتاء کی مسند پر متمکن فاضل جلیل حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد اکرام المحسن فیضی زیدہ مجدہٗ نے نہایت خوبصورت رسالہ بعنوان "محفل میلاد اور علماء عرب" ترتیب دیا ہے۔ اپنی نوعیت کی یہ منفرد تالیف ہے کہ اس میں موجودہ (بقید حیات) علماءِ عرب کے فتاویٰ بابت محفل میلاد شریف جمع کئے گئے ہیں۔ فقیر کی نظر سے میلاد شریف کے عنوان پر ایسے رسائل گزرے ہیں کہ جن کے مؤلفین و مصنفین گذشتہ صدیوں سے متعلق رہے اور رضائے الٰہی سے رحلت فرما گئے، گردش زمانہ نے اُن

مقتدر علماء کی یادوں کو محو کیا ہے، نیز بعض اکابرین کی دیگر تصنیفات و تالیفات توشائع ہوئی لیکن "تالیفات میلاد" زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکیں، اس امر کا باعث ناشرین کا مسلکی تعصب بھی ہے، تاہم کچھ تالیفات مطبوعہ ملتی ہیں۔ اور جو مخطوطات کی صورت میں دستیاب ہیں۔ ان تمام کتب ورسائل کی ایک فہرست بھی فاضل مؤلف نے اپنی تالیف کے ساتھ منسلک کر دی ہے تاکہ قارئین اس کے مطالعہ سے ذہنی غبار کو بھی صاف کریں اور معترضین کو مسکت جواب دے سکیں۔ بلاشبہ رسالۂ ہٰذا علماء، عوام وخواص سب کے لیے مفید ہے۔ لیکن واعظین اور ائمہ مساجد کے لیے نہایت نادر اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ عزاسمہٗ فاضل مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ میدان تحقیق میں اپنے جدّ بزرگوار شیخ الحدیث والتفسیر، بیہقیٔ وقت حضرت العلام محمد منظور احمد فیضی نور اللہ مرقدہٗ کے طریق پر گامزن ہیں۔ تمام وابستگان وحاملین اہلسنّت وجماعت ایمانی وعرفانی جوش وخروش اور ذوق وشوق سے جشن عید میلاد النبی ﷺ منائیں اور انجمن ضیاء طیبہ کی ترقی واستقامت وعزیمت کے لیے دعا فرمائیں۔ ہمارے سرپرست محترم المقام سیّد اللہ رکھا شاہ صاحب قادری ضیائی مدفیوضہم کی صحت وتندرستی اور استقامت وعافیت کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ سیّد المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم وعلیٰ آلہٖ وصحبہ اجمعین

احقر نسیم احمد صدیقی نوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

الحمد للہ الذی لم یلد ولم یولد والصلوٰۃ والسلام علی والد وما ولد
الذی من کان نبیا وآدم بین الروح والجسد وعلیٰ الہ وصحبہ الذین
عزروا حبیب الصمد اما بعد

ماہ ربیع الاول شریف کی آمد کے ساتھ ہی عاشقان مصطفی ﷺ جھوم اٹھتے ہیں اور اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اظہار محبت کرتے ہوئے اپنے گھروں کو سبز پرچموں سے اور برقی قمقموں سے سجاتے ہیں اور جشن عید میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں اور بالخصوص بارہ ربیع الاول کے دن جلوس عید میلاد النبی ﷺ میں جوش وخروش سے شرکت کرکے حضور نبی کریم ﷺ کی آمد کا جشن مناتے ہیں مگر ایک فرقہ حسب دستور سابق عید میلاد النبی ﷺ پر ناخوش ہوتے ہوئے اہلسنت پر لایعنی اعتراض کرتا ہے کبھی تو بارہ ربیع الاول تاریخ ولادت نہیں یہ تو تاریخ وفات ہے اور کبھی یہ بدعت ہے اور کبھی معاذ اللہ شرک اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت تو صرف ایک سال ہوئی مگر ہر سال ہی

جشن عید میلاد النبی ﷺ کیوں منایا جاتا ہے اور اسی طرح اب یہ کہا جارہا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں بارہ ربیع الاول کا دن اتنی مرتبہ آیا خلفاء راشدین کے زمانہ میں اتنی مرتبہ آیا کسی نے نہیں منایا پھر آپ کیوں مناتے ہیں کوئی ان عید میلاد النبی ﷺ کے دشمنوں سے کہ جب آپ کے بیٹے کی ولادت ہوئی تو بہت خوش تھے ہر سال اپنے بیٹے کی سالگرہ کا کیک بھی بڑی خوشی سے لاتے ہیں مگر عید میلاد النبی ﷺ پر جلن کیوں؟

ہر سال پاکستان میں محمد علی جناح اور ڈاکٹر اقبال کی سالگرہ کا دن منایا جاتا ہے وہ بھی گوارہ ہے مگر عید میلاد النبی ﷺ سے ناخوش کیوں؟

قرآن مجید آج سے تقریباً ۱۴ سو سال پہلے نازل ہوا مگر ہر سال ۲۷ ویں شب رمضان المبارک کو جشن نزول قرآن منایا جاتا ہے مگر صرف عید میلاد النبی ﷺ سے نفرت کیوں؟

دارالعلوم دیوبند کا صد سالہ جشن اندرا گاندھی کی صدارت میں منایا جا سکتا ہے تو جشن عید میلاد النبی ﷺ سے تکلیف کیوں؟

باقی رہا یہ سوال کہ حضور نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں بارہ ربیع الاول کا دن اتنی مرتبہ گزرا مگر حضور نبی کریم ﷺ نے کبھی نہ منایا اور نہ ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے منایا تو فقیر عرض کرتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ہر پیر کو روزہ رکھتے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس دن روزے کا سبب دریافت فرمایا تو حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ذلك يوم ولدت فيه" کہ اس دن میری ولادت ہوئی۔[1]

1۔ مسلم شریف کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلثۃ ایام من کل اشھر، رقم الحدیث ۲۷۵۰۔

حضور نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا: لم ازل انقل من اصلاب الطاهرين الى ارحام الطاهرات یعنی میں پاک پشتوں سے پاک رحموں تک ہوتا ہوا آیا ہوں [1] آپ ﷺ کا میلاد منانا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: بعثت من خير قرون بني آدم قرنا فقرنا حتى كنت من القرن الذى كنت منه یعنی آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک میں اچھے قبیلے میں مبعوث کیا گیا۔ [2]

کیا یہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا میلاد منانا نہیں؟ اپنی تشریف آوری کا ذکر نہیں تو اور کیا ہے۔

حضرت خریم بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں:

میں نے غزوہ تبوک سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی اور اسلام لے آیا میں نے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا یارسول اللہ ﷺ انى اريد ان امتدحك فقال رسول الله ﷺ قل لا يفضض الله فاك فقال العباس

من قبلها طبت فى الظلال وفى
مستودع حيث يخصف الورق

ثم هبطت البلاد لا بشر
انت ولا مضغة ولا علق

بل نطفة تركب الصفين وقد
الجم نسرا واهله الغرق

1۔ رسائل تسعہ امام سیوطی ص ۹۲۔
2۔ مشکوۃ ص ۵۱۱۔

تنقل من صالب الی رحم
اذا مضی عالم بدا طبق
حتی احتوی بیتك المهین من
خندف علیاء تحتها النطق
وانت لما ولدت اشرقت الارض
وضات بنورك الافق
فنحن فی ذلك الضیاء وفی النور
وسبل الرشاد نخترق

یارسول اللہ ﷺ میں آپ کی شان بیان کرنا چاہتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا بیان کرو اللہ عزوجل تمہارے منہ کو سلامت رکھے چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے درج ذیل اشعار کہے زمین پر نزول قبل آپ جنت کے سایوں میں خوشگوار زندگی بسر فرماتے تھے اور اس مقام میں تھے جہاں پتوں سے تن ڈھانپا گیا پھر آپ دنیا میں تشریف لائے اور آپ اس وقت نہ بشر تھے نہ خون کا لوتھڑا اور نہ ہی گوشت کا ٹکڑا بلکہ نطفہ کی حالت میں تو اس وقت بھی تھے جب آپ کشتی نوح علیہ السلام پر سوار تھے اور نسر بت اور اس کے ماننے والے پانی میں غرق ہوئے تھے، آپ ﷺ ایک پشت سے ایک رحم میں منتقل ہوتے رہے حتی کہ کائنات میں صدیاں بیت گئیں، یہاں تک کہ آپ نے معظم گھرانے خندف کو احاطہ میں لے لیا جس کے سامنے فلک بوس پہاڑ بھی سرنگوں ہیں آپ کی قسم! جب آپ پیدا ہوئے تو زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے افق روشن ہو گیا پس ہم اس روشنی اور اس کے نور میں ہدایت کے راستوں پر چل رہے ہیں۔[1]

1۔ مستدرک حاکم رقم الحدیث:۵۴۱۷،ج۶ص۲۰۰۰،دلائل النبوت بیہقی ج۵ص۳۵۴۔

اسی طرح حضور کے ثناء خوان صحابی حضرت سیّدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد بیان کیا۔

واحسن منك لم ترقط عینی
واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرأ من کل عیب
کانك قد خلقت کما تشاء

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جیسا حسین میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ جیسا جمیل کسی ماں نے نہیں جنا آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے گویا کہ جیسے آپ کی چاہت تھی ویسے آپ کو پیدا کیا گیا۔

محترم قارئین کرام! غور فرمائیں کیا خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے میلاد نہیں منایا؟

اب ذرا علماء دیوبند کے مرکزی پیر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا فرمان بھی سن لیں فرماتے ہیں: مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔[1]

نیز خود مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب امداد المشتاق میں اپنے پیر صاحب کا قول نقل کرتے ہیں: ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز موجود ہے پھر کیوں تشدد کرتے ہیں؟ ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے۔[2]

1۔ فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۱۳۔

2۔ امداد المشتاق ص ۵۵۔

اور غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں: جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔[1]

قارئین کرام! آپ نے عید میلاد کے منکرین کے اکابر کے اقوال ملاحظہ فرمائے کہ وہ محفل میلاد میں شریک ہوتے بلکہ خود منعقد کرتے رہے ہیں اور یہ بدعت و حرام کے فتوے دے رہے ہیں کیا یہ واضح تضاد نہیں؟

جشن عید میلاد النبی ﷺ صرف پاک و ھند میں ہی نہیں منائی جاتی بلکہ پوری دنیا میں جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں وہاں تک محفل عید میلاد منعقد کی جاتی ہے اور ہمیشہ سے ہی مسلمانوں کا معمول ہے۔

شارح بخاری امام قسطلانی، حضرت شیخ محقق، امام زرقانی نیز امام نبھانی رحمہم اللہ فرماتے ہیں: ولازال اھل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ علیه الصلوۃ السلام ویعملون الولائم ویتصدقون فی لیاله بانواع الصدقات ویظھرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم ویظھر علیھم من برکاته کل فضل عمیم یعنی ہمیشہ سے مسلمان ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد منعقد کرتے آرہے ہیں اور دعوتیں کرتے ہیں اور اس ماہ کی راتوں میں ہر قسم کا صدقہ کرتے ہیں اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور نیکی زیادہ کرتے ہیں اور میلاد شریف پڑھنے کا بہت اہتمام کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان پر اس میلاد شریف کی برکات ظاہر ہوتی ہیں۔[2]

1۔ الشمامۃ العنبریہ ص ۱۲۔

2۔ المواھب اللدنیہ مع شرح مواھب ج ۱ ص ۲۶۱ طبع بیروت، ماثبت من السنہ، الانوار المحمدیہ ص ۲۹۔

نیز اب تک یہ سلسلہ جاری ہے اہل عرب بڑے اہتمام سے محفل میلاد کا اہتمام کرتے ہیں اس کا سب سے بڑا ثبوت یہی علماء عرب کے فتاویٰ ہیں جس میں انہوں نے نہ صرف اس کو مستحب ومندوب قرار دیا بلکہ اس کی ترغیب بھی دلائی اور اس کتاب کے آخر میں ایک ایسی فہرست بھی موجود ہے جو ان ائمہ وعلماء اور ان کی کتب کے اسماء کی ہے جنہوں نے مستقل جشن عید میلاد النبی ﷺ پر کتب تصنیف فرمائی اور قصائد لکھے۔ کیا یہ سب ائمہ عرب معاذ اللہ بدعتی تھے؟

کیا یہ مفتیان عرب جن میں مکہ مکرمہ سے محدث الحرمین علامہ سیّد محمد بن علوی المالکی رحمۃ اللہ علیہ حبشہ وبیروت سے محدث العصر علامہ شیخ عبداللہ حبشی رحمۃ اللہ علیہ اور قاہرہ مصر سے حکومت مصر کی جانب سے مفتی اعظم کے عہدہ جلیلہ پر فائز علامہ ڈاکٹر علی جمعہ حفظہ اللہ اور متحدہ عرب امارات دبئی سے حکومت عرب امارات کی جانب سے قاضی القضاہ (چیف جسٹس) ومفتی اعظم کے عہدہ پر فائز ڈاکٹر شیخ احمد بن عبدالعزیز الحداد حفظہ اللہ اور دمشق وشام سے محقق عصر ڈاکٹر شیخ محمد رمضان بوطی حفظہ اللہ اور اسی طرح تریم، یمن سے علامہ حبیب سالم بن عبداللہ بن عمر شاطری حفظہ اللہ اور مبلغ اسلام علامہ شیخ حبیب عمر بن محمد بن سالم بن حفیظ حفظہ اللہ اور کویت سے کویتی حکومت میں شامل وزیر اوقاف کے عہدہ پر فائز اور مجلس افتاء کے رکن علامہ ڈاکٹر شیخ محمد بن عبدالغفار الشریف حفظہ اللہ اور دبئی سے ہی علامہ محمود احمد الزین حفظہ اللہ یہ سب بدعتی ہیں؟ اور یہ کیا یہ سب بدعت وگمراہی کو جواز واستحباب کا فتویٰ دے رہے ہیں؟ نہیں نہیں ہر گز نہیں بلکہ جو جشن عید میلاد النبی ﷺ سے ناخوش ہے وہی غلط ہیں۔

آخر میں امام المحدثین برکۃ الرسول اللہ ﷺ فی الھند محقق علی الاطلاق حضرت سیّدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ اور امام المحدثین، شارح بخاری علامہ احمد بن محمد قسطلانی شافعی رضی اللہ عنہ کی اس دعا پر آپ سے طالب اجازت ہوں:

فرحم اللہ امرا اتخذ لیالی شھر مولدہ المبارك اعیادالیکون اشد علۃ علی من فی قلبہ مرض وعناد یعنی اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے ماہ ربیع الاول کی تمام راتوں کو عید بنا کر ایسے شخص پر شدت کی جس کے دل میں مرض وعناد ہے۔[1]

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

محمد اکرام المحسن فیضی غفرلہ

1۔ المواہب اللدنیہ مع شرح مواہب ج ۱ ص ۲۶۲، ماثبت من السنۃ ص ۹۱۔

علامہ سیّد محمد بن علوی المالکی رحمۃ اللہ علیہ

محدث الحرمین، مبلغ اسلام مسند العصر، علامہ سیّد محمد بن علوی بن عباس بن عبد العزیز المالکی الحسنی ۱۳۶۵ھ میں مکہ مکرمہ کے علاقہ "قرارہ" میں پیدا ہوئے۔

قرآن مجید اور نحو، تفسیر، حدیث کی تعلیم اپنے والد ماجد علامہ سیّد علوی بن عباس المالکی سے حاصل کی، مدرسۃ الفلاح اور مدرسہ صولتیہ میں داخل ہوئے اور شیخ عبد اللہ بن سعید لحجی نیز دیگر شیوخ سے شرف تلمذ حاصل کیا پھر جامعۃ الازھر میں کلیہ شریعہ میں داخل ہوئے اور علم حدیث پر PH.D کی۔

شیوخ اجازت:

- مفتی اعظم شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی مصطفی رضا خان قادری نوری بریلوی
- شیخ العرب والعجم قطب مدینہ حضرت شیخ ضیاء الدین احمد قادری مدنی
- والد ماجد السیّد علوی بن عباس المالکی
- الشیخ عبد اللہ بن سعید اللحجی
- الشیخ حسن بن محمد المشاط
- السیّد عبد اللہ بن محمد الصدیق الغماری

- الشیخ محمد العربی التبانی الجزائری
- الشیخ محمد یاسین الفادانی
- الشیخ محمد نور بن سیف بن ھلال
- السیّد عبدالعزیز بن محمد الصدیق الغماری
- الشیخ حسنین بن محمد مخلوف مفتی مصر
- الشیخ عبدالحلیم محمود شیخ الازھر
- الشیخ صالح الجعفری امام جامع الازھر
- الشیخ محمد الطاھر بن عاشور
- الشیخ ادریس بن محمد المھدی السنوسی ملک لیبیا
- الشیخ محمد خلیل بن عبدالقادر طیبه
- السیّد سالم بن احمد بن حسین بن جندان
- السیّد عبدالرحمن بن عبداللہ بن علوی العطاس
- السیّد عبدالقادر بن احمد السقاف
- السیّد علوی بن عبداللہ بن عیدروس بن شھاب الدین
- السیّد علوی بن عبداللہ السقاف
- السیّد عمر بن احمد بن ابی بکر بن سمیط مفتی زنجبار
- السیّد محمد الحافظ بن عبداللطیف بن سالم التیجانی المصری
- السیّد محمد بن سالم بن حفیظ
- الشیخ محمد بن سالم بن الشیخ بن ابی بکر
- السیّد احمد بن محمد بن زبارة

تصانیف:

- أبواب الفرج
- اتحاف ذوی الھمم العلیة فی رفع أسانید والدی السنیة
- ادب الاسلام فی نظام الأسرة
- اذکار نبویة وادعیة سلفیة
- اصول التربیة النبویة
- الاعلام بفتاوی ائمة الاسلام فی مولد خیر الانام ﷺ
- امام دار الھجرة مالك بن انس
- الانوار البھیة من اسراء ومعراج خیر البریة ﷺ
- انوار المسالك فی روایات موطا الامام مالك
- باقة عطرة
- البشری فی مناقب السیّدة خدیجة الکبری رضی اللہ عنھا
- البیان والتعریف بذکری المولد النبوی الشریف
- تاریخ الحوادث والاحوال النبویة
- التحذیر من المجازفة بالتکفیر
- تحقیق الآمال فیما ینفع المیت من الاعمال
- جوامع الکلم
- الحصون المنیعة
- حول الاحتفال بذکری المولد النبوی الشریف
- حول خصائص القرآن

- خلاصة شوارق الانوار من ادعية السادة الاخيار
- دروع الوقاية باحزاب الحماية
- الدعوة الاصلاحية
- الذخائر المحمدية
- ذكريات ومناسبات
- زبدة الاتقان فی علوم القرآن
- الزيارة النبوية بن الشرعية والبدعية
- سبل الهدى والرشاد
- شرح منظومة الورقات فی اصول الفقة
- شرح نظم مولد الحافظ عماد الدين ابن كثير للعلامة ابن حفيظ
- شرف الامة المحمدية (خصائص الامة المحمدية)
- شريعة الله الخالدة
- شفاء الفؤاد بزيارة خير العباد
- شوارق الانوار بادعية السادة الاخيار
- صلة الرياضة بالدين
- الطالع السعيد المنتخب من المسلسلات والأسانيد
- العقد الفريد المختصر من الاثبات والاسانيد
- العقود اللؤلؤية بالاسانيد العلوية
- فضل الموطا وعناية الامة الاسلامية به
- القدوة الحسنة فی منهج الدعوة الی الله

- فهرست الشيوخ والأسانيد للامام السيّد علوى المالكى رحمه الله
- قل هذه سبيلى
- القواعد الاساسية فى علم اصول الفقه
- القواعد الاساسية فى علم مصطلح الحديث
- القواعد الاساسية فى علوم القرآن
- كشف الغمة فى اصطناع المعروف والرحمة بالامة
- لبيك اللهم لبيك
- ماذا فى شعبان؟
- مجموع فتاوى ورسائل الامام السيّد علوى المالكى رحمه الله
- محمد ﷺ الانسان الكامل
- المختار من كلام الاخيار
- المدح النبوى بين الغلو والانصاف
- المستشرقون بين الانصاف والعصبية
- المسلمون بين الواقع والتجربة
- مفاهيم يجب ان تصحح
- مفهوم التطور والتجديد فى الشريعة الاسلامية
- منهج السلف فى فهم النصوص بين النظرية والتطبيق
- المنهل اللطيف فى اصول الحديث الشريف
- موقف الاسلام من الدراسات الاستشراقية

- من خلاصة شوارق الانوار
- نفحات الاسلام من البلد الحرام (دروس ومحاضرات السيّد علوی المالکی رحمه الله)
- نور النبراس بأسانيد ومرويات الجد السيّد عباس رحمه الله
- هو الله
- واقعية التربية الاسلامية
- وهو بالافق الاعلى
- التعليق على احاسن المحاسن
- التعليق على الفية السيرة النبوية للامام العراقى
- التعليق على المنهل الروى على منظومة المجد اللغوى
- التعليق على جالية الكدر بذكر اسماء اهل بدر وشهداء احد السادة الغرر
- التعليق على فتح القريب المجيب على تهذيب الترغيب والترهيب لوالده
- التعليق على موطا الامام مالك برواية ابن القاسم وتلخيص القابسى
- التعليق على مولد الحافظ ابن الديبع الشيبانى
- التعليق على مولد الملا على قارى
- التعليق والتحقيق على جوهرة التاج على تبصرة المحتاج الى بعوث صاحب المعراج ﷺ
- الفقه المالكى واحواله فى ظل الفقه الحنبلى بمكة المكرمة فى القرن الرابع عشر

تبلیغی دورے:

مصر، انڈیا، پاکستان، سوڈان، لیبیا، انڈونیشیا، مغرب مالیزیا، برونائی، سنگاپور، ترکی، متحدہ عرب امارات، کویت، عمان، سوریا، لبنان، اردن، جنوبی افریقہ، امریکا، برطانیہ وغیرہ کے تبلیغی دورے کئے جس میں علماءِ کرام کی کثیر تعداد نے آپ سے سند واجازت حاصل کی۔

درس وتدریس:

اپنے والد علامہ سیّد علوی المالکی کی وفات کے بعد ۱۳۹۱ھ میں مسجد حرام میں درس دنیا شروع کی اور آخری ایام تک یہ عمل جاری رہا ۱۳۹۰ھ سے ۱۳۹۹ھ تک ملک عبد العزیز یونیورسٹی مکہ مکرمہ میں پروفیسر رہے۔

وفات:

آپ نے ۱۵/رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ بروز جمعہ بوقت فجر مکہ مکرمہ میں وفات پائی نماز عشاء کے بعد مسجد حرام میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور جنت المعلی میں اپنے والد ماجد کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

محافلِ میلاد کا انعقاد اور ان کی برکات

محدث اعظم حجاز علامہ سیّد محمد بن علوی المالکی رحمہ اللہ

میلاد النبی ﷺ کا انعقاد ان وجوہ کی بنا پر جائز ہے۔

ا۔ محافل میلاد کے ذریعے حضور ﷺ کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے اور اس خوشی پر ایک کافر نے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ بخاری میں آیا ہے کہ ہر پیر کو

ابو لہب کے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے کیونکہ اسی دن اس نے اپنی لونڈی ثویبہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کی خوشخبری دینے کی وجہ سے آزاد کر دیا تھا۔ امت کے عظیم محدّث شمس الدین محمد بن ناصر الدمشقی نے اس واقعہ کو نظم کیا۔

جب وہ کافر (ابولھب) جس کی مذمت میں سورۂ تبت یداہ نازل ہوئی اور وہ دائمی جہنمی ہے۔ اس کے عذاب میں ہر پیر کو تخفیف ہو جاتی کہ اس نے آپ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کیا تھا۔ جب کافر پر یہ انعام ہے تو اس غلام کا کیا مقام ہو گا جو تمام عمر آپ کی خوشی میں بسر کرتا ہے اور اسلام پر فوت ہوتا ہے۔

۲۔ اس دن کی آپ نے تعظیم فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے جو آپ پر اکرام وانعامات فرمائے اس پر شکر ادا کیا کیونکہ آپ کے وجود ہی سے تمام موجودات کو شرف ملا اور وہ تعظیم روزے کی صورت میں تھی۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے دن روزہ رکھنے کی حکمت کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا:

"فیہ ولدت وفیہ انزل علی۔"[1]

یہی وہ دن ہے جس دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر قرآن پاک نازل کیا گیا۔

محافلِ میلاد کی مختلف صورتیں ہیں لیکن اُن سب میں جو بنیادی و مشترک پہلو ہے وہ یہ ہے: خوشی منانا خواہ یہ روزہ رکھنے کی صورت میں ہو۔ یا کھانا کھلانے کی صورت میں، ذکر و فکر کی محفل ہو یا صلوٰۃ وسلام کی یا سیرت کانفرنس۔

1۔ المسلم، کتاب الصیام۔

۳۔ سرکار کی آمد کی خوشی منانا ایک ایسا امر ہے۔ جس کا تقاضا خود قرآن پاک ہم سے کرتا ہے ارشاد ہوتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا○

"اے رسول انہیں بتادیجیے کہ یہ محض اللہ کی رحمت و فضل کرم ہے۔ پس اس کے حصول پر خوشیاں منایا کرو۔"

اس آیت کریمہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہمیں جب کوئی رحمت حاصل ہو تو اس پر خوشی منایا کرو اور سرکار کی آمد تو سب سے بڑی رحمت ہے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ○

"اے رسول ہم نے تمہیں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

۴۔ سرکار دوعالم ﷺ ان ایام کا خصوصی خیال رکھتے جن میں کوئی اہم دینی واقعہ ہوا ہوتا بلکہ اس وجہ سے اس دن کی تعظیم کرتے کیونکہ وہ اس واقعہ کے لیے ظرف بنا تھا۔

سرکار دوعالم ﷺ نے خود اس قاعدے کی بنیاد رکھی جیسا کہ بخاری شریف میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام جب مدینہ پاک پہنچے تو دیکھا کہ یہود عاشورہ کو روزہ رکھے ہوئے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا تو بتایا گیا یہ یہود روزہ رکھتے ہیں کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی کو بچایا تھا اور ان کے دشمن کو غرق کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کی اس نعمت پر یہ روزہ رکھ کر شکریہ ادا کرتے ہیں اس پر سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا:

''نحن اولیٰ بموسیٰ منکم فصامه وامر بصیامه۔''

ہم یہود کے مقابلے میں موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریبی ہیں۔ آپ نے روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۵۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں محفل کا انعقاد حضور علیہ السلام کے ظاہری حیات میں نہ تھا لہٰذا یہ بدعت ہے لیکن یاد رہے کہ یہ بدعتِ حسنہ ہے کیونکہ یہ شرعی اصولوں کے عین مطابق ہوتی ہے۔ یہ اجتماعی ہیئت کے لحاظ سے تو بدعت ہے لیکن جزئیات کے طور پر بدعت نہیں کیونکہ انفرادی طور پر میلاد النبی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں بھی ہوتی تھیں جس کے بارے میں آگے چل کر گفتگو ہو گی۔

٦۔ محافل میلاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں درود سلام پڑھنے کا شوق دلاتی ہیں اور وہ مطلوب ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں پس اے ایمان والو تم بھی آپ کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام بھیجا کرو۔

اور جو چیز کسی مطلوب شرعی کا شوق دلائے وہ بھی شرعاً مطلوب ہوتی ہے ... اور درود شریف کی وجہ سے امتی کو حضور علیہ السلام کا قرب اور جو شفقتیں نصیب ہوتی ہیں ان کی تعداد سے بیان قاصر ہے۔ اور ان کے انوار کا اندازہ تصور سے بالاتر ہے۔

۷۔ میلاد النبی ﷺ ایک ایسی محفل ہوتی ہے جس میں مولد مبارک، سرکار ﷺ کے معجزات، سیرت اور شمائل و فضائل کا ذکر ہوتا ہے۔ کیا ہمیں شریعت نے حکم نہیں دیا کہ ہم آپ کے اعمال و سیرت اور فضائل سے آگاہ ہوں۔ اور آپ ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے اپنے آپ کو آپ کے اعمال کے مطابق ڈھالیں کیا ہمیں آپ کے معجزات پر ایمان لانے اور آپ پر نازل شدہ آیات کی تصدیق کا حکم نہیں۔ میلاد شریف کے موضوع پر لکھی جانے والی کتب ان تمام امور کو بہتر طور پر بیان کرتی ہیں۔

میلاد النبی ﷺ کی صورت میں دراصل جو آپ کے اوصاف و اخلاق بیان کئے جاتے ہیں ان کے ذریعے آپ کے ان حقوق میں سے بعض کی ادائیگی ہوتی ہے جو امت پر لازم ہیں۔

مختلف شعراء کا عمل بھی ملتا ہے کہ انہوں نے قصائد کے ذریعے آپ کا قرب چاہا آپ نے ان کے عمل کو پسند فرمایا اور انہیں انعامات سے نوازا۔

جب یہ حال اس شخص کا ہے جو زبانی آپ کی مدح کرتا ہے تو وہ شخص سرکار ﷺ کی بارگاہ سے کیا نہیں پائے گا جو آپ ﷺ کے شمائل شریفہ کو کتاب کی صورت میں جمع کرتا ہے بلکہ اس عمل کی سرانجام دینے میں جہاں ایک طرف سرکار ﷺ کا قرب حاصل ہوتا ہے وہاں یہ عمل آپ کی محبت و رضا کا بھی باعث بنتا ہے۔

۸۔ بے شک سرکار دوعالم ﷺ کے شمائل و معجزات و اخلاق حمیدہ کی معرفت آپ سے محبت میں زیادتی اور آپ پر ایمان کی مضبوطی کا باعث بنتی ہے۔ کیونکہ انسان ہمیشہ اسی شخص کی محبت میں گرفتار ہوتا ہے جو خلقت، اخلاق،

علم اور عمل میں اعلیٰ ہو۔ اور واضح بات ہے کہ اس لحاظ سے سرکار ﷺ سے زیادہ نہ کوئی جمیل ہے اور نہ کوئی کامل اور نہ کوئی زیادہ اخلاق والا ہے اور نہ فضائل والا۔

آپ کے ساتھ محبت میں اضافہ اور آپ پر کامل ایمان شرعاً مطلوب ہے اور جو چیز ان کے حصول کا ذریعہ ہو گی وہ بھی یقیناً مطلوب ہو گی۔

۹۔ جب سرکار دوعالم ﷺ کی تعظیم کرنا شریعت کا تقاضا ہے۔ پس میلاد النبی ﷺ کے دن ذکر الٰہی کے لیے اجتماع کرنا، فقراء کو کھانا کھلانا اور خوشی کا اظہار کرنا یہ مظاہرِ تعظیم میں سے ہیں۔ اسی طرح اللہ کا شکر ادا کرنا کہ اس نے آپ کے ذریعے ہمیں دین اسلام عطا کیا اور آپ کی بعثت کا شرف بخشا یہ بھی آپ کی تعظیم ہی کا اظہار ہے۔

۱۰۔ آپ نے جمعہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ دن ہے جس دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے گویا آپ نے اس فرمان سے واضح کر دیا کہ نبی کی ولادت کا دن بابرکت ہوتا ہے جب ہر نبی کی ولادت کا دن افضل ہے تو کتنا افضل ہو گا وہ دن جس میں وہ ہستی تشریف لائی جو تمام انبیاء سے افضل واشرف ہے۔

یہ تعظیم و عزت اس مخصوص دن کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ اس کے لیے خصوصاً اور متکرر کے لیے عموماً ثابت ہے جیسا کہ جمعہ میں ہے تاکہ اس نعمت پر شکر، فضیلت نبوت ورسالت کا اظہار اور تاریخ انسانیت کے صفحات پر اس عظیم واقعہ کی یاد کو تازہ رکھنے کے لیے ہے جیسا کہ اس مکان کی ہمیشہ تعظیم کی جاتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے نبی پیدا ہوئے حدیث میں ہے کہ جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ بیت اللحم کے مقام پر دو رکعات ادا کریں آپ نے ادا کیں تو جبریل نے پوچھا:

اتدری این صلیت؟

اس مقامِ نماز سے آپ آگاہ ہیں؟

فرمایا نہیں عرض کیا:

"صلیت بیت لحم حیث ولد عیسیٰ۔"

"آپ نے جس مقام پر نماز ادا کی ہے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جائے ولادت ہے۔"

۱۱۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ایک ایسا امر ہے جسے علماء ائمہ اور ہر علاقے اور طبقہ کے مسلمانوں نے مستحسن جانا ہے اور اس پر عمل ہر جگہ جاری ہے لہٰذا اس کا شرعاً مطلوب ہونا اس قاعدے سے ماخوذ ہو گا جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت سے ماخوذ ہے:

"ما راہ المسلمون حسناً فھو عند اللہ حسن وما راہ المسلمون قبیحاً فھو عند اللہ قبیح۔"

"ہر عمل جسے مسلمان اچھا کہیں وہ اللہ رب العزت کے ہاں بھی اچھا ہوتا ہے اور جسے مسلمان قبیح جانیں وہ اللہ رب العزت کے نزدیک بھی قبیح ہی ہے۔"[1]

۱۲۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں ذکر و فکر کے لیے اجتماع کرنا، صدقہ کرنا اور بارگاہِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و تعظیم کرنا سنت ہے اور شرعی لحاظ سے بھی مطلوب امر ہے یہ تمام امور شرعاً مطلوب اور قابلِ ستائش ہیں کیونکہ بہت سے ایسے آثار ملتے ہیں جس میں اس طرح کی محافل کا ذکر اور ان کے انعقاد پر ترغیب ہے۔

1۔ مسند احمد۔

۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

”وکلا نقص علیك من انباء الرسل ما نثبت بہٖ فؤادك۔“

”اور ہم نے ان رسلان کرام کی باتیں آپ کے لیے اس لیے بیان کی ہیں تاکہ ہم آپ کے دل ان کے ذریعے مضبوط کریں۔“

اس آیت سے ظاہر ہوا کہ سرکار دوعالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو انبیاء علیہم السلام کے واقعات اور قصے سنائے ان کا مدعا و مقصود سرکار ﷺ کے دل کو مصیبتوں اور مشکلات کے وقت سہارا دینا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج ہمارے دل اس امر کے آپ سے زیادہ محتاج ہیں کہ سرکار ﷺ کے احوال کے بیان سے ہم اپنے دلوں کو مضبوط و مطمئن کریں۔

۱۴۔ یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں کہ ہر وہ کام جسے ہمارے اسلاف نے سرانجام نہ دیا ہو یا جس کا وقوع پہلے زمانے میں نہ ہوا ہو وہ بدعتِ سیئہ اس کا ارتکاب حرام اور اس کا انکار ہم پر واجب ہوتا ہے بلکہ ہم پر واجب ہے کہ ایسے نئے امور کو دلائلِ شرعیہ پر پیش کریں۔ اگر اس میں دین اور امت کا فائدہ ہے تو اس پر عمل واجب ہوگا اور اگر وہ حرام پر مشتمل ہے تو حرام، مکروہ پر مشتمل ہو تو مکروہ۔ اسی طرح جو مباح پر مشتمل ہو وہ مباح اور جو مندوب پر مشتمل ہو وہ مندوب ہے۔ کیونکہ ذرائع میں حکم ان کے مقاصد کے لحاظ سے لگایا جاتا ہے۔

علماء نے بدعت کو پانچ اقسام میں تقسیم کیا ہے جو درج ذیل ہیں

۱۔ واجب: جیسے باطل کا رد کرنا اور فن نحو کا سیکھنا۔

۲۔ مندوب: جیسے سراؤں اور مدارس کا قیام، مناروں پر اذان دینا اور نیکی کے وہ تمام معاملات جو صدرِ اوّل میں نہ تھے۔

۳۔ مکروہ: جیسے مساجد کی تزئین اور قرآن پاک پر نقش و نگار۔

۴۔ مباح: جوتوں کا استعمال، کھانے پینے کے آلات میں توسیع۔

۵۔ حرام: ہر وہ نئی چیز جو سنتِ رسول ﷺ کے مخالف ہو بلکہ وہ خود کسی شرعی دلیل کے تحت نہ ہو اور نہ کسی شرعی مصلحت پر مشتمل ہو۔

۱۵۔ ہر وہ کام جو سابقہ ادوار میں اجتماعی شکل میں موجود نہ ہو لیکن اگر اس کے اجزاء و افراد موجود ہوں تو وہ شرعی طور پر مطلوب ہوتا ہے کیونکہ مشروع اجزاء کا مجموعہ بھی مشروع ہی ہوگا۔

۱۶۔ ہر نیا طریقہ حرام نہیں ہوتا کیونکہ اگر ایسا ہو تو پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کا قرآن کو جمع کرنا بھی حرام ہو جائے گا۔ اسی طرح صحابہ کرام کی موت کے پیشِ نظر قرآن پاک کو جو صحیفوں میں لکھ کر جمع کیا گیا اور ساری امت کو ایک قرأۃ پر جمع کیا گیا یہ عمل بھی حرام کے کھاتے میں جائے گا۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لوگوں کو ایک امام کی اقتداء میں نماز تراویح کے لیے جمع کرنے کا عمل بھی حرام ہو جائے گا۔ حالانکہ خود فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ عمل بدعت ہے مگر اچھی بدعت ہے۔ اسی طرح علوم نافعہ کو جمع کرنا بھی حرام ٹھہرے گا۔ معاملہ صرف یہیں تک نہیں رہے گا بلکہ ہم پر لازم ہو جائے گا کہ آج جہاں دشمن ہمارے خلاف اسلحہ کے طور پر ٹینک، بکتر بند گاڑیاں، ہوائی و بحری جنگی جہاز استعمال کر رہا ہے وہاں ہمیں بدعت سے بچنے کے لیے صرف تیروں اور تلواروں سے لڑائی کرنا واجب ہوگا۔ اسی طرح مناروں پر اذان دینا، راستے اور مدارس تعمیر کرنا، ہسپتالوں، یتیم خانوں اور جیلوں کا قیامت بدعت شمار ہوگا۔ یہی وجہ ہے علماء نے ارشاد نبوی ''کل بدعة ضلالة'' کو بدعت سیئہ پر محمول کیا ہے اور اس قید کی

تصریح و تائید ان تمام امور سے ہوتی ہے جو اکابر صحابہ اور تابعین نے ایجاد کئے حالانکہ وہ تمام نبی اکرم ﷺ کی ظاہری حیات میں نہ تھے۔

۱۷۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ نیا معاملہ جو کتاب اللہ، سنت رسول، اجماع اور آثارِ صحابہ کے خلاف ہو وہ بدعتِ ضلالہ ہے لیکن جو معاملہ خیر پر مبنی ہو۔ اور قرآن و حدیث کے خلاف بھی نہ ہو وہ بدعتِ حسنہ ہے۔

۱۸۔ ہر وہ چیز جو ادلہ شرعیہ کے تحت ہو اور اس کی ایجاد سے شریعت کی مخالفت مقصود نہ ہو اور وہ کسی حرام شے پر بھی مشتمل نہ ہو تو وہ دین میں سے ہے۔

باقی رہا متعصبین کا یہ قول کہ یہ کام اسلاف نے نہیں کیا لہٰذا یہ بدعت ہے یہ کوئی دلیل نہیں بلکہ جو شخص ذرا بھی علم الاصول سے واقفیت رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ یہ دلیل نہیں بلکہ عدم دلیل ہے کیونکہ شارع علیہ السلام نے بدعت ہدیٰ کو سنت کہا اور اس سنت کو عملی جامہ پہنانے والے کے لیے اجر و ثواب کی اطلاع دی جیسا کہ خود سرکار ﷺ نے فرمایا:

"من سنت سنن فی الاسلام سنة حسنة فعمل بها بعده کتب له مثل اجر من عمل بها ولا ینقص من اجورهم شیئ۔"

جس کسی نے اسلام میں کوئی اچھا کام شروع کیا اور اس کے بعد دوسروں نے اس پر عمل کیا تو اس شخص کے لیے اتنا ہی ثواب لکھا جائے گا لیکن اس کے زمرے میں ثواب لکھا جانا عمل کے کرنے والوں کے ثواب میں کمی کا باعث نہیں بنے گا۔

۱۹۔ میلاد النبی ﷺ پر محفل منعقد کرنا، سرکار دو عالم ﷺ کے یاد کا احیاء ہے اور یہ اسلام میں مشروع ہے کیا آپ نے غور نہیں کیا حج کے اکثر اعمال مختلف لوگوں کی یادیں ہی ہیں۔ مثلاً صفاء و مروہ کے درمیان سعی، منیٰ میں رمی کرنا،

قربانی کرنا، ایسے واقعات ہیں جو ماضی میں پیش آئے تھے۔ آج مسلمان ان یادوں کا احیاء کر کے ہر سال تجدید کرتے ہیں۔

۲۰۔ اس سے قبل میلاد النبی ﷺ کے جواز پر جو وجوہات ہم نے بیان کیں یہ اس محفل کے بارے میں ہیں جو مکروہات و منکرات اور خلافِ شرع امور سے خالی ہوں لیکن جب محفل ایسے معاملات وافعال پر مشتمل ہو جو خلافِ شرع ہیں مثلاً مردوں اور عورتوں کا اختلاط، حرام امور کا ارتکاب یا فضول خرچی کرنا جس سے خود سرکار ﷺ کی ذات پاک ناراض ہو تو ایسی محفل ہر گز جائز نہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ اس کا حرام ہونا عارضی ہو گا نہ کہ ذاتی طور پر، یہ ایک بدیہی امر ہے جو ذرا بھی غور و فکر کرنے سے سمجھ میں آسکتا ہے۔[1]

1۔ ذخائر محمدیہ، صفحہ نمبر ۳۰۹۔۳۱۹، طبع عالمی دعوت اسلامیہ، لاہور۔

شیخ عبداللہ ہرری حبشی رحمۃ اللہ علیہ

محدث حبشہ علامہ شیخ ابو عبدالرحمن عبداللہ بن محمد بن یوسف بن عبداللہ بن جامع ہرری شیبی عبدری کی پیدائش تقریباً ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۰ء میں ہرر (حبشہ، اریٹیریا) میں ہوئی۔

آپ نے فقہ شافعی، اس کے اصول اور علم نحو کی تعلیم عالم جلیل شیخ محمد عبدالسلام ہرری، شیخ محمد عمر جامع ہرری، شیخ محمد رشاد حبشی، اور شیخ محمد سراج جبرتی وغیرہ سے پائی۔ عربی علوم کی تحصیل شیخ احمد بصیر اور شیخ احمد بن محمد حبشی سے کی۔ مذاہب ثلاثہ کی فقہ کی تعلیم شیخ محمد عربی فاسی اور شیخ عبدالرحمان حبشی سے پائی۔ شیخ شریف حبشی سے ان کے شہر جِدّہ میں تفسیر کا درس لیا۔

حدیث شریف اور اس کے علوم کی تحصیل بہت سے اساتذہ و مشائخ سے کی، جس میں سر فہرست مفتی حبشہ شیخ ابو بکر محمد سراج جبرتی اور شیخ عبدالرحمن حبشی ہیں۔ آپ نے مسجد حرام کے محدث و قاری شیخ احمد عبدالمطلب جبرتی حبشی، قاری شیخ داؤد جبرتی، اور جامع قراءات سبعہ شیخ قاری محمود فایز دیرعطانی نزیل دمشق وغیرہ سے بھی علم حاصل کیا۔ لیکن بایں علم و فضل آپ کے تواضع کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی آپ کے سامنے کسی ایسے موضوع پر گفتگو کرتا ہے جس سے آپ اچھی طرح واقف ہوتے ہیں تو بھی یوں گوش بر آواز ہوتے ہیں گویا استفادہ کر رہے ہوں۔

شیخ عبداللہ ہرری مکہ مکرمہ حاضر ہوئے تو سیّد علوی مالکی، شیخ امین کتبی، شیخ محمد یاسین فادانی اور شیخ محمد عربی تبانی وغیرہ سے ملاقاتیں کیں اور اکتساب علم کیا۔ وہیں ان کے ملاقات شیخ عبدالغفور افغانی نقشبندی سے بھی ہوئی جن سے وہ سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور اجازت پائی۔

تصنیفات و آثار:

- شرح الفیۃ السیوطی
- قصیدۃ فی الاعتقاد
- الصراط المستقیم
- الدلیل القویم علی الصراط المستقیم
- مختصر عبداللہ الھرری الکافل بعلم الدین الضروری
- بغیۃ الطالب بمعرفۃ العلم الدینی الواجب
- التعقب الحثیث علی من طعن فیما صح من الحدیث
- نصرۃ التعقب الحثیث علی من طعن فیما صح من الحدیث
- الروائح الزکیۃ فی مولد خیر البریۃ ﷺ
- المطالب الوفیۃ شرح العقیدۃ النسفیۃ
- اظھار العقیدۃ السنیۃ بشرح العقیدۃ الطحاویۃ
- شرح الفیۃ الزبد فی الفقہ الشافعی
- شرح متن ابی شجاع فی الفقہ الشافعی
- شرح الصراط المستقیم
- شرح المتن العمشاویۃ فی الفقہ المالکی

- شرح متممة الآجرومية فی النحو
- شرح البیقونیة فی المصطلح
- صریح البیان فی الرد علی من خالف القرآن
- المقالات السنیة فی کشف ضلالات احمد بن تیمیة
- کتاب الدر النضید فی احکام التجوید
- شرح الصفات الثلاث عشرة الواجبة للہ
- العقیدة المنجیة
- شرح التنبیہ للامام الشیرازی فی الفقہ الشافعی
- شرح منہج الطلاب للشیخ زکریا الانصاری فی الفقہ الشافعی
- شرح کتاب سلم التوفیق الی محبة اللہ علی التحقیق للشیخ عبداللہ باعلوی

وفات:

شیخ عبد اللہ ھرری ۲ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ بروز منگل بوقت فجر بیروت میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

محفل میلاد شریف اور اس کے جواز کے دلائل

محدث عصر شیخ عبد اللہ ہرری حبشی رحمہ اللہ

رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کو منانا بھی بدعت حسنہ میں سے ہے اس لیے کہ یہ عمل نہ تو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تھا اور نہ اس سے متصل زمانے میں یہ تو ساتویں صدی ہجری کے آغاز میں شروع ہوا ہے۔ اور سب سے پہلے

اسے جس نے شروع کیا وہ اربل کا بادشاہ مظفر تھا جو ایک عالم پرہیز گار اور بہادر شخص تھا۔ اور اس محفل میں اس نے بہت سے علماء کو اکٹھا کیا جن میں اصحاب حدیث بھی تھے اور صوفیائے صادقین بھی تھے اور مشرق و مغرب کے علماء نے اس کام کو پسند فرمایا جن میں حافظ احمد بن حجر عسقلانی، حافظ سخاوی اور حافظ جلال الدین سیوطی وغیرہ شامل ہیں۔

حافظ سخاوی نے اپنے فتاویٰ میں ذکر کیا ہے کہ میلاد شریف منانے کا عمل قرون ثلاثہ کے بعد شروع ہوا۔ اور تب سے دنیا بھر کے تمام بڑے شہروں میں اہل اسلام میلاد شریف مناتے چلے آرہے ہیں۔ مسلمان میلاد کی راتوں میں انواع واقسام کے صدقات وخیرات کرتے ہیں، میلاد کی کتابوں کو پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور میلاد کی برکتوں سے ان پر بے پایاں فضل ہوتا ہے۔

حافظ جلال الدین سیوطی نے میلاد شریف کے موضوع پر ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام انہوں نے "حسن المقصد فی عمل المولد" رکھا ہے اس میں فرماتے ہیں کہ "ربیع الاول کے مہینے میں میلاد النبی ﷺ منانے کے بارے میں سوال کیا گیا ہے کہ شرعی نقطۂ نظر سے اس کا کیا حکم ہے؟ یہ قابل تعریف ہے یا قابل مذمت؟ اور کیا میلاد کرنے والا ثواب پائے گا یا نہیں؟ تو میرا جواب ہے کہ: میلاد شریف کی اصل لوگوں کا اکٹھا ہونا، جتنا میسر ہو تلاوت قرآن کرنا، نبی کریم ﷺ کے ابتدائی ماحول کے بارے میں وارد اخبار وروایات کو بیان کرنا اور آپ کی پیدائش کے وقت جو نشانیاں ظاہر ہوئیں ان کا ذکر کرنا ہے۔ پھر لوگوں کے لیے دستر خوان بچھتا ہے لوگ کھاتے ہیں۔ اور ان امور پر کچھ اضافہ کئے بغیر لوٹ جاتے ہیں۔ اور یہ ایک بدعت حسنہ ہے، اسے کرنے والا ثواب کا مستحق

ہو گا۔ کیونکہ اس میں نبی کریم ﷺ کی تعظیم شان ہے، اور آپ کی پیدائش پر مسرت وخوشی کا اظہار ہے۔ جس نے اس کام کو سب سے پہلے شروع کیا وہ اربل کا بادشاہ مظفر ابو سعید کوکبری بن زین الدین علی بن بکتکین تھا جس کا شمار بڑے عظیم وسخی بادشاہوں میں ہوتا ہے، اور اس نے کئی اچھی نشانیاں چھوڑیں ہیں۔ فسح قاسیوں (فسح قاسیون دمشق کا ایک محلہ ہے۔ اور اسی مسجد کی جانب میں شیخ اکبر محی الدین ابن عربی روح اللہ روحہ کا مزار ہے) کی مسجد جامع مظفری بھی اسی بادشاہ کی تعمیر کردہ ہے۔"[1]

ابن کثیر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ: "وہ (بادشاہ مظفر) ربیع الاول میں میلاد شریف مناتا تھا اور عظیم الشان جشن برپا کرتا تھا۔ وہ ایک نڈر، بہادر، جانباز، عاقل، عالم اور عادل بادشاہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور انہیں بلند درجہ عطا فرمائے۔ شیخ ابو الخطاب ابن دحیہ نے ان کے لیے میلاد شریف کی ایک کتاب تصنیف کی اور اس کا نام "التنویر فی مولد البشیر والنذیر" رکھا تو انہوں نے شیخ کو ایک ہزار دینار پیش کیا۔ انہوں نے ایک طویل عرصے تک حکمرانی کی اور سات سو تیس ہجری میں جب وہ عکا شہر میں فرنگیوں کے گرد حصار ڈالے ہوئے تھے ان کا انتقال ہو گیا وہ اچھی سیرت وخصلت کے حامل تھے"۔[2]

سبط ابن جوزی نے مرآۃ الزمان میں ذکر کیا ہے کہ ان کے یہاں میلاد شریف میں بڑے بڑے علماء وصوفیاء شرکت کرتے تھے۔[3]

1۔ الحاوی للفتاوی، ۱: ۱۸۹۔۱۹۷۔

2۔ البدایۃ والنہایۃ، ۳: ۱۳۶۔

3۔ الحاوی للفتاوی، ۱: ۱۹۰۔

ابن خلکان حافظ ابن دحیہ کے تذکرے میں لکھتے ہیں کہ: ”وہ اعیان علماء اور مشاہیر فضلاء میں سے تھے۔ مراکش سے چل کر شام وعراق پہنچے۔ ۶۰۷ھ میں اربل سے گزرے تو وہاں کے عظیم القدر بادشاہ مظفر الدین بن زین الدین کو پایا کہ وہ میلاد شریف کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ان کے لیے کتاب ”التنویر فی مولد البشیر والنذیر ﷺ“ تصنیف فرمائی، اور خود بادشاہ کو یہ کتاب پڑھ کر سنایا، تو بادشاہ نے انہیں ایک ہزار دینا پیش کیا“۔[1]

حافظ سیوطی فرماتے ہیں کہ: ”امام حافظ ابو الفضل احمد بن حجر نے میلاد شریف کے لیے ایک اصل ودلیل کا استخراج سنت رسول ﷺ سے کیا ہے، اور میں نے اس کے لیے ایک دوسری دلیل کا استخراج کیا ہے..... “۔

ان (مذکورہ بالا باتوں) سے ظاہر ہے کہ میلاد شریف منانا بدعت حسنہ ہے اور اس کے انکار کی کوئی (معقول) وجہ نہیں ہے۔ بلکہ میلاد شریف سنت حسنہ کہلائے جانے کا مستحق ہے، کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان میں شامل ہے کہ: من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ أجرھا وأجر من عمل بھا بعدہ من غیر أن ینقص من أجورھم شئ“ (یعنی جس نے اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کیا اسے اس کا اجر ملے گا اور اس کے بعد اس پر جو لوگ عمل کریں گے ان کا اجر بھی اسے ملے گا بغیر ان لوگوں کے اجر وثواب میں کسی کمی کے) اگرچہ یہ حدیث ایک خاص سلسلے میں وارد ہوئی ہے، اور وہ یہ ہے کہ فقر وفاقہ میں مبتلا ایک جماعت اللہ کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، وہ لوگ پھٹے ہوئے اور انتہائی بوسیّدہ لباس پہنے ہوئے تھے، اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے لیے صدقہ

1۔ وفیات الأعیان، ۳: ۴۴۹۔

جمع کرنے کا حکم دیا تو بہت سارا سامان جمع ہو گیا، جس سے حضور ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ:"من سن فی الاسلام"........."الحدیث۔ لیکن اس حدیث کا حکم اس واقعے سے مخصوص نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے خصوص سبب کا نہیں ہوتا ہے جیسا کہ اصولیین کے نزدیک طے شدہ ہے۔ اور جو اس کا انکار کرے وہ مجادل اور ہٹ دھرمی ہے۔ [1]

❁.....❁.....❁

1۔ الروائح الزکیۃ فی مولد خیر البریۃ، صفحہ نمبر ۲۹، ۳۲۔

علامہ محمد سعید رمضان بوطی حفظہ اللہ

علامہ محمد سعید رمضان بوطی حفظہ اللہ ۱۹۲۹ء میں ترکی کے ایک جزیرے بوطان میں پیدا ہوئے۔ چار سال کی عمر میں ۱۹۳۳ء میں اپنے والد شیخ ملا رمضان بوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ دمشق ہجرت کی۔

ابتدائی تعلیم معہد التوجیہ الاسلامی دمشق میں حاصل کی پھر ۱۹۵۳ء میں جامعۃ الازھر میں داخل ہوگئے اور ۱۹۶۵ء اصول الشرعیہ الاسلامیۃ پر PH.D کر کے سند حاصل کی۔

۱۹۶۵ء میں ہی جامعہ دمشق میں کلیہ شریعہ میں تدریس شروع کی اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

تصانیف:

- المراۃ بین طغیان النظام الغربی ولطائف التشریع الربانی، لہ ترجمۃ بالانجلیزیۃ Women between the Tyranny of the Westren System and The Mercy of the Islamic Law (English Trnaslation)
- الاسلام والعصر
- ضوابط المصلحۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ،
- اوربۃ من التقنیۃ الی الروحانیۃ، مشکلۃ الجسر المقطوع

- برنامج، دراسات قرآنية
- شخصيات استوقفتنى
- شرح وتحليل الحكم العطائية (لابن عطاء الله السكندرى)
- كبرى اليقينيات الكونية
- السلفية مرحلة زمنية مباركة وليست مذهب اسلامى
- الامذهبية اخطر بدعة تهدد الشريعة الاسلامية
- هذه مشكلاتهم
- وهذه مشكلاتنا
- كلمات فى مناسبات
- مشورات اجتماعية من حصاد الانترنت
- مع الناس مشورات وفتاوى
- منهج الحضارة الانسانية فى القرآن
- هذا ما قلته امام بعض الرؤساء والملوك
- يغالطونك اذيقولون
- من الفكر والقلب
- ترجمة رواية ممو زين
- لاياتيه الباطل: كشف الاباطيل يختلقها ويلصقها بعضهم بكتاب الله عزوجل،
- فقه السيرة النبوية
- الحب فى القرآن ودور الحب فى حياة الانسان
- الاسلام ملاذ كل المجتمعات الانسانية لماذا...؟ و كيف؟

محفل میلاد شریف

علامہ محمد سعید رمضان بوطی حفظہ اللہ

بدعت وہ ہے کہ جو نئی چیز دین میں پیدا کی گئی اور وہ دین سے ہٹ کر ہو اور حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کی محفل یہ عظیم دینی اجتماع ہوتا ہے اور اس میں دین کی باتیں ہی ہوتیں ہیں اور یہ ان دینی محافل کی طرح ہیں جو اس زمانہ میں اکثر مسلمان منعقد کرتے ہیں تو پھر کوئی شخص کیسے محفل میلاد کو بدعت میں شمار کر سکتا ہے؟ جس طرح اپنے سالانہ محفلوں کو بدعت میں شمار نہیں کرتا اور یہ بھی چاہیے کہ محفل میلاد میں کوئی ناجائز کام نہ ہوں اور اگر یہ بدعت و ناجائز ہے تو حضور نبی کریم ﷺ یا دیگر اولیاء کرام علیہم الرضوان سے توسل کو نہ حضور نبی کریم ﷺ نے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور نہ ہی تابعین عظام علیہم الرضوان نے حرام فرمایا۔ اور سب سے پہلا شخص جس نے اس میں بدعت ڈالی اور توسل کی حرمت کا فتویٰ گھڑا وہ ابن تیمیہ ہے۔

قیام کے بارے میں بعض متاخرین نے اختلاف کیا ہے مگر میں قیام کی طرف مائل ہوں اور اس سے محفل میلاد میں شروع محفل سے اختتام تک میرے دل کو تسکین پہنچتی ہے اور یہی میرے والد ماجد (علامہ شیخ رمضان بوطی رحمہ اللہ) کا موقف تھا کہ وہ محفل میلاد میں حضور نبی کریم ﷺ کی تعظیم و توقیر کے لیے قیام کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں تعظیم و توقیر کا حکم دیا ہے اور ہمارے زمانہ میں قیام سے تعظیم و توقیر رسول اللہ ﷺ ہی معروف ہے۔ اور محفل میلاد میں قصیدہ بردہ شریف کا ورد کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں بلکہ یہ نیک عمل ہے

اور محفل میلاد کے عمل مبرور ہونے کی یہ دلیل بھی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ بھی اپنا میلاد اس دن روزہ رکھ کر منعقد فرماتے تھے۔

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ پیر کو روزہ رکھتے بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پیر کو روزہ رکھنے کا سبب پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی۔ ہم بھی جو محافل میلاد منعقد کرتے ہیں اس کی دلیل آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عمل مبارک ہے۔[1]

❁ ..... ❁ ..... ❁

1۔www.bouti.com۔

مفتی اعظم مصر علامہ سیّد علی جمعہ حفظہ اللہ

مفتی اعظم مصر علامہ علی جمعہ مفتی مصر ۷ جمادی الآخر ۱۳۷۱ھ مطابق ۳ مارچ ۱۹۵۲ھ کو مصر کے شہر بنی سویف میں پیدا ہوئے۔

۵ سال کی عمر میں علوم دینیہ کے حصول کے لیے ابتداء کی اور دس سال کی عمر میں قرآن مجید کے حافظ ہو گئے اور ۱۹۶۹ھ میں تجوید و قرأت بھی مشائخ سے سیکھ لی۔ پھر علم دین کا شوق آپ کو قاہرہ لے آیا اور جامعہ عین الشمس میں کچھ عرصہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعۃ الازھر الشریف میں داخل ہو گئے جہاں آپ تحصیل علم میں مشغول ہوئے حتی کہ ۱۹۸۸ھ میں PH.D کی سند حاصل کی۔

اساتذہ:

محدث عصر علامہ سیّد عبد اللہ بن صدیق غماری، محقق عصر شیخ عبد الفتاح ابو غدہ، شیخ محمد ابو النور زہیر، شیخ جاد الرب رمضان جمعہ، شیخ یوسف حسنی، شیخ عبد الجلیل قرنشاوی، شیخ جاد الحق، شیخ عبد العزیز زیات، شیخ اسماعیل ہمدانی، شیخ احمد مرسی، سے علوم دینیہ کی تکمیل کی اور عارف باللہ محدث علامہ محمد حافظ تیجانی، محدث الحرمین علامہ سیّد محمد بن علوی المالکی، شیخ اسماعیل زین یمنی وغیرہم سے اجازات حاصل کیں اور اس وقت آپ مفتی اعظم مصر کے عہدے پر فائض ہیں اور جامعۃ الازھر میں تدریس کے فرائض بھی سر انجام دے رہے ہیں۔

کتب:

- ۞ المصطلح الاصولی والتطبیق علی تعریف القیاس
- ۞ الحکم الشرعی عند الاصولیین
- ۞ اثر ذھاب المحل فی الحکم
- ۞ المدخل لدراسة المذاھب الفقھیة الاسلامیة
- ۞ علاقة اصول الفقه بالفلسفة
- ۞ مدی حجیة الرویا
- ۞ النسخ عند الاصولیین
- ۞ الاجماع عند الاصولیین
- ۞ آلیات الاجتھاد
- ۞ الامام البخاری
- ۞ الامام الشافعی ومدرسة الفقیھة
- ۞ الاوامر والنواھی
- ۞ القیاس عند الاصولیین
- ۞ تعارض الاقیسة
- ۞ قول الصحابی
- ۞ المکاییل والموازین
- ۞ الطریق الی التراث
- ۞ الکلم الطیب ..... فتاوی عصریة ۱
- ۞ الکلم الطیب ..... فتاوی عصریة ۲

- الدين والحياة ..... فتاوى معاصرة
- الجهاد فى الاسلام
- شرح تعريف القياس
- البيان لما يشغل الاذهان۔ 100فتوى
- المراة فى الحضارة الاسلامية
- سمات العصر ..... روية مهتم
- سيّدنا محمد رسول الله للعالمين
- الفتوى ودار الافتاء المصرية
- فتاوى الامام محمد عبده (اعتنى به وقدم له)۔
- حقائق الاسلام فى مواجهة شبهات المشككين (بالاشتراك)
- قضية تجديد اصول الفقة
- الكامن فى الحضارة الاسلامية
- احكام الحج
- الفتاوى العصرية [دار الفاروق]
- فقه التصوف
- الموسوعة الاسلامية العامة.....صدرت عن المجلس الاعلى للشؤن الاسلامية۔
- الموسوعة القرانية المتخصصة.....صدرت عن المجلس الاعلى للشؤن الاسلامية۔
- موسوعة علوم الحديث ..... صدرت عن المجلس الاعلى للشؤن الاسلامية۔

۞ موسوعة اعلام الفكر الاسلامی ..... صدرت عن المجلس الاعلی للشؤن الاسلامیة۔

۞ موسوعة الحضارة الاسلامیة ..... صدرت عن المجلس الاعلی للشؤن الاسلامیة۔

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا کیسا ہے؟

مفتی اعظم مصر حضرت علامہ مفتی علی جمعہ حفظہ اللہ

بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پوری انسانی تاریخ پر رحمت الھیہ کا سبب رہی ہے یہی وجہ ہے قرآن پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (رحمۃ للعالمین) ترجمہ: (رحمت سارے جہان کے لیے) بتایا۔[1]

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و شفقت کسی خاص زمانے، خاص علاقے یا انسانی زندگی کے کسی خاص گوشے تک محدود نہیں بلکہ انسانی تاریخ کے ہر ہر گوشے پر عام ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کی جسمانی اور روحانی زندگی کو اس کے اعلیٰ ترین مرتبے تک پہنچایا۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے۔

"وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ۔"

ترجمہ: اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے۔[2]

1۔ سورۃ الانبیاء آیۃ۔۱۰۷ کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن۔

2۔ سورۃ الجمعہ آیۃ ۳، کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن۔

لہٰذا محبوب خدا ﷺ کی پیدائش کی یاد میں جشن منانا یہ تو بڑی سعادت مندی کی بات ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قربت اور اس کی رضا حاصل کرنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ کیونکہ یہ آپ ﷺ سے دلی محبت اور خوشی کا اظہار ہے۔ اور اللہ عزوجل کے رسول ﷺ سے محبت یہ ایمان کی بنیادی چیزوں میں ہے، چنانچہ اللہ عزوجل کے حبیب ﷺ کا فرمان ہے: (قسم اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور بیٹے سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔)[1]

اور فرماتے ہیں: (تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے بیٹے، باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔)[2]

چنانچہ ابن رجب فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی محبت ایمان کی بنیادی چیزوں میں سے ہے، اور حضور ﷺ سے محبت اللہ سے محبت ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت پر رشتہ دار، مال اور وطن وغیرہ جیسی طبعی چیزوں کی محبتوں کو ترجیح دینے والے کے بارے میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: "قل ان كان اباؤكم وابناؤكم واخوانكم وازواجكم وعشيرتكم واموال اقترفتموها وتجارة تخشون كسادها ومساكن ترضونها احب اليكم من الله ورسوله وجهاد فى سبيله فتربصوا حتى

1۔ صحیح البخاری جلد ۱، صفحہ نمبر ۱۴، صحیح المسلم، جلد ۱، صفحہ ۶۷۔

2۔ صحیح البخاری، جلد ۱، صفحہ ۱۴۔

یاتی اللہ بأمرہ واللہ لایھدی القوم الفاسقین" ترجمہ: "تم فرماؤ اگر تمہارے باپ، اور تمہارے بیٹے، اور تمہارے بھائی، اور تمہاری عورتیں، اور تمہارا کنبہ، اور تمہاری کمائی کے مال، اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے، اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔"[1]

لہٰذا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ: "آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ پیارے ہیں سوائے میری جان کے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں اے عمر، یہاں تک کہ میں تمہیں تمہاری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: قسم خدا کی آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب اے عمر، یعنی اب تمہارا ایمان کامل ہوا اے عمر۔"[2]

درحقیقت رسول ﷺ کی پیدائش پر خوشیاں منانا اور جلسے منعقد کرنا آپ ﷺ کا بے حد اعزاز واکرام کرنا ہے، اور آپ ﷺ کا اعزاز واکرام کرنا یہ اسلامی شریعت میں امر قطعی ہے۔ کیونکہ آپ کی تعظیم و تکریم ایک بنیادی چیز ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت اسلامیہ کا پہلا ستون ہے اور خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی قدر و منزلت بیان فرمایا۔

بلاشبہ گزشتہ چوتھی اور پانچویں صدی سے ہمارے سلف صالح رسول اعظم ﷺ کی پیدائش کے روز رات جاگ کر طرح طرح کی تقریبات کے

1۔ سورۃ التوبہ آیۃ: ۲۴، کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن۔
2۔ صحیح البخاری، جلد ۶، صفحہ ۶۴۴۵۔

ذریعے خوشیاں مناتے آرہے ہیں، جیسے لوگوں کو دعوت دیکر کھانا کھلانا، قرآن پاک کی تلاوت کرنا، اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں نعت کے اشعار وغیرہ پڑھنا وغیرہ، کئی مؤرخین نے اس کی وضاحت کی ہے۔ جیسے: ابن جوزی، ابن کثیر، حافظ دحیہ اندلسی، حافظ ابن حجر اور خاتم حفاظ (احادیث) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔

جشن عید میلاد النبی ﷺ کے مستحب ہونے پر علماء اور فقہاء کی ایک مستقل جماعت نے کئی کتابیں لکھی ہیں اور اس کے صحیح ہونے پر اس قدر دلیلوں سے واضح کیا ہے کہ صاحب عقل و فکر سلیم کو اس کے انکار کی گنجائش ہی نہیں۔ اسی پر عمل کرتے ہوئے ہمارے سلف صالحین جشن عید میلاد النبی ﷺ مناتے آرہے ہیں۔ چنانچہ ابن الحاج نے اپنی کتاب (المدخل) میں جشن عید میلاد النبی ﷺ سے متعلقہ خصوصیتوں کا ذکر کرتے ہوئے طویل بحث کی ہے۔ اور اس میں ایسی مفید باتیں کی ہیں کہ مومنوں کے سینے کشادہ ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ابن الحاج نے اپنی کتاب ایسی جدید بدعتوں کی رد میں لکھی ہے جس کے لیے کوئی دلیل شرعی نہیں ہے۔ اور خاتم حفاظ (احادیث) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب (حسن المقصد فی عمل المولد) میں بیان کرتے ہیں: ربیع الاول کے مہینے میں جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے کے بارے میں ان سے پوچھا گیا کہ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ منانا درست ہے یا نہیں؟ اور منانے والے کو ثواب ملتا ہے یا نہیں؟ تو آپ نے جواب دیا: "اصل میلاد لوگوں کا جمع ہونا، قرآن پاک کی تلاوت کرنا، نبی ﷺ کی احادیث بیان کرنا، اور آپ ﷺ کی پیدائش کے وقت ظاہر ہونے والی نشانیوں کا ذکر کرنا ہے۔ اور اخیر میں لوگوں میں تبرکات تقسیم ہوتی ہیں اور وہ اسے کھا کر چلے جاتے ہیں اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ لہٰذا یہ بدعت حسنہ میں سے

ہے جس کے کرنے والے کو ثواب ملتا ہے، رسول ﷺ کے مرتبہ کی تعظیم اور آپ ﷺ کی میلاد پر خوشی منانے سے متعلق ایک شخص نے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: میں نہیں جانتا کہ قرآن وحدیث میں کہیں مولود نبی ﷺ کو بنیادی چیز بتایا گیا ہو؟ تو آپ نے جواب دیا: (نفی العلم لایلزم منه نفی الوجود) یعنی: عدم علم سے عدم وجود لازم نہیں آتا، اگر تمہیں کسی چیز کا علم نہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ چیز موجود نہیں ہے۔ پھر آپ نے واضح کیا کہ حافظ حدیث أبو الفضل ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی اصل حدیث سے ثابت کیا ہے۔ چنانچہ خود امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی اصل بایں طور ثابت کیا ہے کہ: بدعت سیئہ وہ ہے جو اپنی تعریف اور حمایت میں کسی دلیل شرعی کے تحت نہ آئے، وہاں جب اپنے پسندیدہ اور اچھے ہونے میں کوئی دلیل شرعی لے آئے تو وہ بدعت سیئہ نہیں ہے۔

امام بیہقی، امام شافعی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امام شافعی فرماتے ہیں: محدثات یعنی جدید کام دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) جو قرآن، حدیث، اقوال ائمہ اور اجماع امت کے خلاف ہو یہ بدعت ضلالت یعنی گمراہی ہے، (۲) جو اچھے کاموں میں سے ہو اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے اور اس طرح کی چیزیں بری اور ناپسندیدہ نہیں ہوتیں۔

چنانچہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے قیام تراویح کے متعلق کہا کہ یہ اچھی بدعت ہے، اور اس کا کسی نے انکار نہیں کیا۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عید میلاد النبی ﷺ منانا قرآن وحدیث، اقوال ائمہ اور اجماع کے خلاف نہیں ہے۔ لہٰذا یہ پسندیدہ اور اچھا کام ہے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے بھی ظاہر ہے۔ اور یہ اچھے کاموں میں سے ہے۔ بے شک لوگوں کو

کھانا کھلانا یہ ارتکاب گناہ سے بہتر ہے یہی وجہ ہے کہ یہ اچھی بدعتوں میں سے ہے، سلطان العلما العزبن عبد السلام نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے۔

دراصل نبی اکرم ﷺ کی میلاد کے لیے لوگوں کا اکٹھا ہونا یہ پسندیدہ کام اور قربِ الٰہی کے حصول کا سبب ہے، کیونکہ آپ ﷺ کی پیدائش ہم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے، اور شریعت اسلامیہ نے اللہ کی نعمتوں پر شکر کے اظہار پر ابھارا ہے۔ ابن الحاج اپنی کتاب (المدخل) میں اسی بات کو ترجیح دیتے ہوئے لکھتے ہیں: (اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سیّد الکونین ﷺ کو اس مہینہ میں بھیج کر ہم پر بڑا انعام واکرام فرمایا۔ لہٰذا اس نعمت عظمٰی کے حاصل ہونے پر ہم پر ضروری ہے کہ ہم اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ عبادات اور دیگر بھلائی کے کاموں میں لگے رہیں اور مولیٰ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے رہیں۔

اور امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جواز کو صحیحین سے ثابت کیا ہے کہ جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو یوم عاشوراء میں روزہ رکھتے دیکھا تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اسی دن اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو نجات عطا کی، ہم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس سے پتہ چلا کہ کسی خاص دن نعمت کے ملنے اور ضلالت و گمراہی سے چھٹکارا ملنے پر اللہ عزوجل کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ اسی دن کے مثل ہر سال عید منایا جاتا ہے اور مختلف طریقوں سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔ جیسے نفل پڑھنا، روزہ رکھنا، صدقہ اور تلاوتِ قرآن پاک کرنا وغیرہ وغیرہ۔ اس دن نبی اکرم ﷺ کی پیدائش سے بڑھ کر کون سی چیز عظیم ہو سکتی ہے؟

اس قسم کے جشن کی تائید کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں انہیں چیزوں پر اکتفا کرنا چاہیے جن سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنا سمجھا جائے، جیسے قرآن پاک کی تلاوت کرنا، کھانا کھلانا، نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خوف خدا پر مبنی ایسے اشعار پڑھنا چاہیے کہ لوگوں کا دل عمل خیر کی طرف مائل ہو، ساتھ ہی ایسا کام جس سے سرور حاصل ہو اگر وہ مباح ہو تو شامل کیا جاسکتا ہے۔

امام جلال الدین سیوطی، امام القراء حافظ شمس الدین ابن الجزری کی کتاب (عرف التعریف بالمولد الشریف) سے نقل کرتے ہیں کہ: ہر پیر کی رات ابولہب سے جہنم میں عذاب میں کمی کردی جاتی ہے۔ ایک باندی آزاد کرنے کی وجہ سے جس نے اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خبر دی تھی، لہٰذا ابولہب جیسا کافر جس کی مذمت میں قرآن پاک کی آیتیں نازل ہوئیں، جہنم میں اس کے عذاب میں تخفیف ہورہی ہے محض اس لیے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں باندی آزاد کی، تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس توحید پرست امتی کا کیا حال ہوگا جو ان کی پیدائش پر خوشیاں مناتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں حسب استطاعت خرچ کرتا ہے؟ قسم ہے مجھے اپنی جان کی ضرور بالضرور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے شخص کو اپنے خاص فضل وکرم سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (مذکورہ واقعہ کو امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب (حسن المقصد فی عمل المولد) کے صفحہ ۵ سے صفحہ ۱۰ کے درمیان نقل کیا ہے۔ اور ابن قاسم العبادی نے (تحفۃ المحتاج لابن حجر الہیثمی) نے جلد ۷ صفحہ ۴۲۴ میں نقل کیا ہے)۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس عام قول سے بھی استدلال کیا جاتا ہے:

(وذکرھم بأیام اللہ) ترجمہ: ''اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ''[1]

بے شک میلاد النبی ﷺ ایام اللہ سے ہے، لہٰذا میلاد النبی ﷺ کا جشن منانا اور جلوس نکالنا اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کو بجالانا اور اس کے حکم کو عملی جامہ پہنانا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کو بجالانا بدعت نہیں ہے۔ بلکہ یہ سنت حسنہ ہے، اگرچہ یہ نبی ﷺ کے زمانہ میں رائج نہیں تھا۔

ہم حضور کی پیدائش مناتے ہیں، جلوس نکالتے ہیں، جشن مناتے ہیں اس لیے کہ ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔ اور ہم کیوں نہ محبت کریں جبکہ کائنات کا ذرہ ذرہ انہیں جانتا ہے اور ان سے محبت کرتا ہے۔

چنانچہ ایک بے جان لکڑی کے عصا نے اللہ کے حبیب ﷺ سے محبت کی اور ان سے اپنا رشتہ جوڑلیا، آپ ﷺ کی مبارک قربت کا محتاج تھا، بلکہ سیّد الکونین ﷺ کی جدائی میں رویا اور بہت رویا۔ یہ خبر متواتر ہے، حتمی ہے۔ کئی صحابیوں نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ خطبہ کے دوران تھک جانے پر مسجد میں نصب کردہ کھجور کے ایک تنے پر ٹیک لگالیا کرتے تھے۔ اپنا مبارک ہاتھ اس عصا پر رکھ دیتے۔ جب نمازیوں کی تعداد زیادہ ہونے لگی تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ ﷺ کے لیے منبر بنادیا، لہٰذا جمعہ کے دن جب آپ ﷺ حجرہ شریف نکلتے تو منبر بنادیا، لہٰذا جمعہ کے دن جب آپ ﷺ حجرہ شریف سے نکلتے تو منبر کا ارادہ فرماتے، اس عصا کا سہارا نہ لیتے۔ تو اس پر لکڑی کا وہ عصا زور زور سے چیختا تھا، مسجد بند ہونے کے باوجود بھی اس سے درد بھری

1۔ سورۃ ابراہیم، آیۃ ۵، کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن۔

آواز آتی تھی، یہاں تک کہ نبی ﷺ نے منبر سے اتر کر اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور اپنے مبارک ہاتھوں سے اسے صاف کیا اور اپنے سینے سے لگایا۔ تب اس کی چیخیں بند ہوئیں اور اپنے جنتی درخت ہونے کی تمنا ظاہر کی تو آپ ﷺ نے رضائے الٰہی سے اس کے حق میں دعا فرمائی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں اس لکڑی کو تسلی نہ دیتا تو اسی طرح میری محبت میں درد بھری آواز میں قیامت تک روتی رہتی۔ حفاظوں کی بڑی تعداد نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

مذکورہ باتیں امام ابن حجر عسقلانی، ابن جوزی اور امام سیوطی علیہم الرحمہ وغیرہم جیسے ائمہ کرام کے اقوال سے ہیں۔ گزشتہ باتوں سے پانچویں صدی ہجری کے لوگوں کا حال ظاہر ہو چکا۔ لہٰذا میلاد شریف کا جشن منانا اور جلوس نکالنا مستحب ہے جس میں امت اور علماء کی موافقت ہے۔ جبکہ آپ ﷺ کی میلاد کا جشن قرآن پاک کی تلاوت، ذکر واذکار وغیرہ سے ہو۔ غیر شرعی امور سے اجتناب کرنا چاہیے، جیسے ناچنا بجانا وغیرہ۔ لہٰذا امت اور ائمہ کے اس عملی اجماع سے نہیں نکلنا چاہیے۔ اس کے لیے عبرت نہیں جو امت اور اقوال ائمہ سے نکل جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلیٰ واعلم۔ [1]

1۔www.daralifta.org، پیغام رضا ممبئی، صفحہ نمبر:۱۹۔۲۲۔

علامہ حبیب سالم بن عبداللہ بن عمر شاطری حفظہ اللہ

جامعہ رباط کے مہتمم علامہ حبیب سالم بن عبداللہ بن عمر شاطری ۱۳۵۹ھ میں تریم میں پیدا ہوئے ابھی تقریباً دو سال کے تھے کہ والد ماجد علامہ عبداللہ بن عمر شاطری کا انتقال ہو گیا اپنے والد ماجد کے مشہور تلامذہ سے تعلیم حاصل کی جن میں حبیب علوی بن عبداللہ بن شہاب الدین، حبیب محمد بن سالم بن حفیظ، شیخ محفوظ بن سالم بن عثمان، حبیب عمر بن علوی الکاف، حبیب جعفر بن احمد العیدروس، شیخ عمر عوض حداد، شیخ عبداللہ بن محمد بن سعید باز غیفان، شیخ سالم بن سعید بن بکیر باغیثان، شیخ سالم بن جندان، حبیب عبد القادر بن احمد السقاف، حبیب محمد مہدی، حبیب ابو بکر، حبیب حسن رحمہم اللہ وغیر ہم شامل ہیں۔

۱۳۷۶ھ میں مزید تعلیم کے لیے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اور علامہ سیّد علوی بن عباس المالکی، شیخ حسن بن محمد المشاط، شیخ سالم بن طالب العطاس، شیخ حسن بن محمد فدعق، شیخ نور سیف ہلال مکی، شیخ حسن بن سعید یمانی، شیخ عبداللہ بن سعید لحجی، مسند العصر شیخ محمد یاسین فادانی، محدث مغرب شیخ عبد اللہ بن صدیق غماری، شیخ عبد الفتاح ابو غدہ، شیخ مصطفی بن احمد المحضار، شیخ محمد بن ہادی السقاف وغیر ہم سے بھی اکتساب فیض کیا اور اجازت حاصل کی۔

۱۳۸۱ھ میں واپس تریم تشریف لائے اور رباط تریم میں تدریس شروع فرمائی۔

تصانیف:

- الفوائد الشاطرية فى النفحات الحرمية
- نظم بعض المسائل والضوابط الفقيهة
- نيل المقصود فى مشروعية زيارة نبى الله هود عليه السلام
- سوانح امام عبد الله بن عمر شاطرى رحمه الله
- نبذة مختصرة فى التعريف برباط تريم
- نشر وتصحيح وصيتان عظيمتان تاليف الامام محمد بن على عيديد وتاليف الامام عبد الله بن عمر الشاطرى رحمهما الله
- تصحيح ونشر كتاب الآيات المتماثلات المتقاربات
- المتشابهات من القرآن الكريم تاليف السيّد الفاضل محمد بن علوى العيدروس الملقب سعد مع التقديم
- تصحيح ونشر وجمع لرسالة ادعية ومناجاة للامام السيّد محمد ابن حسن عيديد وقدم له بمقدمة وجيزة
- مجموعة كبيرة من المحاضرات والخطب والدروس فى موضوعات اسلامية كثيرة

محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ حبیب سالم شاطری حفظہ اللہ

الحمد لله الحمد لله القديم الاول الذى تكرم علينا وان اطال اعمارنا حتى ادركنا شهر ربيع الاول اساله تبارك وتعالىٰ ان يجعل كل

واحد منا فی کل خیر ھو الاول وان یحفظنا وایاکم من کل سوء ومکروہ وان یفقنا وایاکم للخیر واصلی واسلم علی سیّدنا محمد سیّد المرسلین خیر مولود وعلی آلہ واصحابہ الرکع السجود وان یحفظنا وایاکم من کل مکروہ امابعد

اس مبارک ماہ مقدس یعنی ربیع الاول کا چاند نظر آگیا جس میں حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی پس ہمیں چاہئے کہ ہم فرح و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اس ماہ مبارک کا استقبال کریں کہ ہمارے اور ہمارے اہل وعیال، بچوں، بڑوں سب کے دلوں میں محبت مصطفی ﷺ راسخ ہو جائے اور ہم اپنے اہل وعیال کو سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کا سچا عاشق بنادیں۔

ہم اس ماہ مبارک ربیع الاول کا استقبال آپ ﷺ کے فضائل وخصائص بیان کرتے ہوئے کریں اور وہ کتنا برا شخص ہے جو ایمان واسلام کا دعوی کرتا ہے مگر آپ ﷺ کی سیرت طیبہ سے بے خبر ہے ہمیں چاہیے کہ ہم اس ماہ مبارک ربیع الاول میں محفل میلاد النبی ﷺ کا اہتمام کر کے آپ کے فضائل و خصائص کو عام کریں۔

محفل میلاد شریف کے بارے میں بعض ناسمجھ افراد غلط اعتراض کر کے لوگوں کو پریشان کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ کسی شخص کو بھی اس محفل میلاد بارے اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

ہم کہتے ہیں کہ محفل میلاد شریف میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور حضور نبی کریم ﷺ کی نعت و درود پھر آپ کی ولادت باسعادت کے واقعات اور آپ کی

سیرت بیان کی جاتی ہے پھر دعا کے ساتھ اس محفل کا اختتام ہو جاتا ہے ہم محفل میلاد میں جو اعمال کرتے ہیں یہ سب سنت نبویہ میں وارد ہیں اور محفل میلاد اور دین میں کوئی تعارض نہیں ہے اس محفل میلاد کے کثیر فوائد میں یہ بھی ہے کہ لوگ جمع ہو کر ذکر واذکار کر لیتے ہیں۔

پھر ہم خاص ۱۲ ربیع الاول شریف کے دن جو آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ کا دن ہے محفل میلاد کا اہتمام کرتے ہیں تو اس میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم ہے اور فرمان باری تعالی ہے: "وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ○" اور حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت با سعادت شعائر اللہ میں سب سے بڑی نشانی ہے اور شعائر دینیہ اور دینی نعمتوں کی اصل ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت با سعادت کے بعد ہمیں نصیب ہوئیں تو بعض لوگ کیوں اس محفل میلاد کا انکار کرتے ہیں اور اس محفل میلاد النبی ﷺ کو معاذاللہ بدعت اور شریعت کے مخالف کہتے ہیں۔

بعض نے ان علماء سے پوچھا کہ اللہ عزوجل کی حمد وثنا کرنے میں کچھ تو نہیں انہوں نے کہا نہیں پھر پوچھا آپ کی مدحت ونعت میں؟ کہا کچھ حرج نہیں پھر آ کی سیرت طیبہ بیان کرنے میں؟ کہا کچھ حرج نہیں پھر دعا کے بارے میں پوچھا کہ خشوع وخضوع سے دعا کرنے میں کچھ حرج ہے کہا نہیں تو ان لوگوں نے کہا اسی چیز کا نام ہی تو محفل میلاد ہے جب یہ اعمال فرداً فرداً درست ہیں تو محفل میلاد کیوں درست نہیں۔

انسان کو چاہیے جب تک دونوں طرف کے کلام کو صحیح طرح نہ سمجھے اس کا انکار نہ کرے یک طرفہ کلام پر اکتفاء نہ کرے اور اس بارے میں معتبر ومنصف علماء کی طرف رجوع کرے جو اس کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہوں اگر کسی نے ایک طرف کی بات سن کر یا ایسے عالم جو اس بارے میں پوری طرح واقف نہیں یا وہ جان بوجھ کر اس کا انکار کرتا ہے تو اس کی بات پر عمل کیا تو اس نے غلط کیا اور اس کی مثال مشہور ہے نیم حکیم خطرہ جان نیم ملا خطرہ ایمان۔[1]

۞ ..... ۞ ..... ۞

1۔www.rubat-tareem.net۔

علامہ حبیب عمر بن محمد بن سالم بن حفیظ حفظہ اللہ

مبلغ اسلام، دار المصطفیٰ تریم کے مہتمم علامہ حبیب عمر بن محمد بن سالم بن حفیظ ۴ محرم الحرام ۱۳۸۳ھ، ۲۷ مئی ۱۹۶۳ء بروز پیر تریم، حضر موت یمن میں پیدا ہوئے۔ قرآن، حدیث، فقہ، عقیدہ، اصول، علوم اللغۃ العربیہ اور سلوک کی تعلیم اپنے والد شیخ حبیب محمد بن سالم مفتی تریم، حبیب محمد بن علوی بن شہاب، حبیب احمد بن علی، حبیب عبدالرحمن بن شیخ العیدروس، شیخ حبیب عبداللہ بن حسن بلفقیہ، حبیب عمر بن علوی الکاف، حبیب احمد بن حسن حداد، اور اپنے بھائی حبیب علی المشہور بن محمد بن سالم بن حفیظ، حبیب سالم شاطری وغیرہم سے حاصل کر کے ۱۵ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے اور تدریس شروع کر دی۔

بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے ۱۴۰۲ھ ۱۹۸۱ء میں تریم سے بیضاء منتقل ہو گئے۔ اور حبیب محمد بن عبداللہ الهدار، حبیب زین بن ابراہیم بن سمیط سے علمی استفادہ کیا اور اسی سال حرمین شریفین ہجرت کی اور عارف باللہ حبیب عبدالقادر بن احمد سقاف، حبیب احمد مشہور بن طہٰ حداد اور حبیب ابو بکر عطاس بن عبداللہ حبشی سے علمی وروحانی استفادہ کیا نیز مسند العصر شیخ محمد یٰسین فادانی اور محدث الحرمین علامہ سیّد محمد بن علوی مالکی سے اجازات حاصل کیں۔

۱۴۱۱ھ میں کچھ عرصہ عمان درس و تدریس فرمائی پھر ۱۴۱۳ھ میں اپنے وطن تریم حضرت موت واپس آ گئے اور ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۴ء میں ایک اسلامی وروحانی

ادارے دارالمصطفیٰ کی بنیاد رکھی اور ۲۹ ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ ۶ مئی ۱۹۹۷ء میں اس کا باقاعدہ افتتاح ہوا جس میں درس وتدریس شروع فرمائی۔

فقیر نے ۲۰۰۷ء میں دارالمصطفیٰ میں دورہ تصوف میں شرکت کی اور علماء تریم بالخصوص حبیب عمر بن محمد بن سالم بن حفیظ حفظہ اللہ سے علمی استفادہ کیا اور عوارف المعارف پڑھی۔

تصانیف:

- اسعاف طالبی رضا الخلاق ببیان مکارم الاخلاق
- الخطاب الاسلامی فی المؤسسات الدینیة
- شرح منظومة السند العلوی
- خلقنا
- الذخیرة المشرفة
- خلاصة المدد النبوی فی الاذکار
- الضیاء الامع بذکر مولد النبی الشافع ﷺ
- الشراب الطهور فی ذکر سیرة بدر البدور
- فیض الامداد فی خطب الجمعة والکسوفین والاستسقاء والاعیاد
- المختار من شفاء السقیم
- ثقافة الخطیب
- نور الایمان من کلام حبیب الرحمن ﷺ
- دیوان شعر بعنوان (فائضات المن من رحمات وهاب المنن)

- الخطاب الاسلامی فی المؤسسات الدینیة
- مملکة القلب والاعضاء
- توجیهات الطلاب

محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ حبیب عمر بن محمد بن سالم بن حفیظ حفظہ اللہ

محافل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان محافل کی طرح ہیں جو مسلمانوں کے ہاں رائج ہیں اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلوں میں مسلمان حضرات اعمال صالحہ جیسے قرآن مجید کی تلاوت، ذکر واذکار، حمد و نعت، درس، درودوسلام اور بارگاہ الٰہی میں دعا اور لنگر اور اس طرح کے جائز کاموں کا اہتمام کرتے ہیں اور یہ سب شرعاً مطلوب و مندوب ہیں اور اس محفل کا انتظام وانصرام کرنے والے طالب ثواب وخلوص کے ساتھ یہ محفلیں کریں تو بلاشبہ جائز ہے۔اور اگر اس محفل میں مباح کام مثلاً جائز کلام کھانا وپینا کا اہتمام اگرچہ اس میں قصد وجہ اللہ نہیں تو بھی یہ مباح ہے۔ اور اگر اس محفل میں گناہ والے اعمال مثلاً غیبت، چغلی، عورتوں کا غیر محرم مردوں کے ساتھ اختلاط، جھوٹ یا ترک صلوٰۃ یا گالی گلوچ وغیرہ ناجائز کام ہوں تو یہ حرام ہے اور اس کا اہتمام کرنا بھی ناجائز۔

دارالمصطفیٰ تریم حضرموت یمن میں محفل میلاد

۲۶/ربیع الاول ۱۴۳۰ھ، ۲۳ مارچ ۲۰۰۹ء بروز پیر بعد ظہر سالانہ محفل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام کیا گیا جس میں حضرموت کے علماء ومشائخ کے علاوہ

عوام نے بھرپور شرکت کی سب سے پہلا خطاب دارالمصطفیٰ کے سرپرست اور شہر تریم کی مجلس افتاء کے رئیس شیخ حبیب علی المشہور بن محمد بن سالم بن حفیظ حفظہ اللہ نے فرمایا جس میں انہوں نے ارکان اسلام کی اہمیت بیان فرمائی اور گناہوں سے بچنے کی نصیحت کی۔

اس کے بعد شیخ حبیب عبداللہ بن محمد بن شہاب حفظہ اللہ نے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ خصائص وشمائل اور درود وسلام کی فضیلت بیان کی اس کے بعد جامعہ رباط تریم کے مہتمم علامہ شیخ حبیب سالم بن عبداللہ شاطری حفظہ اللہ نے عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت پر کلام فرمایا اور اسکی اہمیت کو بیان کیا۔ سب سے آخر میں دارالمصطفیٰ کے مہتمم علامہ شیخ حبیب عمر بن محمد بن حفیظ حفظہ اللہ نے اپنے خطاب میں حضور نبی کریم ﷺ کی محبت، اتباع، تعظیم وتوقیر کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ عشاء کے بعد محفل نعت کا سلسلہ شروع ہوا اور رات گئے تک جاری رہا۔[1]

1۔www.alhabibomar.com۔

مفتی اعظم عرب امارات
شیخ احمد بن عبد العزیز حداد

مفتی اعظم عرب امارات شیخ احمد بن عبد العزیز بن قاسم حداد ۱۳۷۸ھ میں "خدیر" یمن میں پیدا ہوئے اپنے والدین کے ہمراہ ۱۳۸۹ھ میں مکہ مکرمہ ہجرت کی اور شیخ عبد اللہ بن سعید لحجی، شیخ اسماعیل زین، شیخ محمد عوض منقش زبیدی، شیخ محمد نور سیف المہیری، شیخ حسن محمد المشاط سے اکتساب فیض کیا اور مسند العصر شیخ محمد یاسین فادانی سے حدیث مسلسل بالاولیت سنی اور اجازت عامہ حاصل کی نیز شیخ عبد الفتاح ابو غدہ اور محدث الحرمین علامہ سیّد محمد بن علوی المالکی، شیخ احمد جابر جبران، شیخ عبد الغفار دروبی، شیخ منصور بن عون عبدلی، شیخ احمد بن نور سیف ہلال مکی وغیرہم سے بھی علمی استفادہ کیا۔

۱۴۱۴ھ میں "اخلاق النبی ﷺ فی القرآن والسنة" کا مقالہ لکھ کر PHD کی ڈگری حاصل کی یہ مقالہ دار الغرب الاسلامی بیروت سے شائع ہوا ہے۔

شوال ۱۴۱۴ھ میں دائرة الاوقاف والشؤن الاسلامية دبئ متحدہ عرب امارات کے مدیر شیخ عیسیٰ بن عبد اللہ بن مانع الحمیری حفظہ اللہ کی دعوت پر دبئ تشریف لائے اور دائرة الاوقاف والشؤن الاسلامية دبئ کے تحت "ادارة الافتاء والبحوث" کے رئیس مقرر ہوئے۔

تصانیف وآثار:

- تحقیق منہاج الطالبین للامام نووی ۳ جلد
- فقه الصيام فی ضوء الكتاب والسنة وفقه الائمة وهو كتاب فقهی مقارن مع ذكر ادلة المسائل وترجيح ما رايته راجحا فيها
- الخلاصة الكافية فی احكام صدقة الفريضة عنی بيان احكام الزكوة وزكوة الفطر و مصارف الزكوة
- دور الوقف فی العلمية التنموية وعلاقته بموسسات النفع العام
- الافتاء آداب واحكام
- الاسهم والسندات تصور واحكام
- منسك النساء
- الاستثمار فی الوقف وفی غلاته
- البدائل المعاصرة للعاقلة فی تحمل الديات بوسائل النقل الجماعی
- اثر تعدد المذاهب العقدية والفقهية عل وحدة الامة
- الاجتهاد فی الاسلام واهمية دوره فی حيات المسلمين
- احكام القصر فی الشرعية الاسلامية والقانون
- الاشارات فی حديث انما الاعمال بالنيات
- الجناية على مادون النفس اقسامها واحكامها
- الشروط الفقهية وتطبيقاتها فی الشرط الجزائی

میلاد منانا جائز ہے

مفتی اعظم عرب امارات علامہ شیخ احمد بن عبد العزیز الحداد حفظہ اللہ

حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر جمع ہونے کے بارے میں مجھ سے مسئلہ پوچھا گیا ہے ان اجتماعات کے موقع پر مساجد میں آنحضرت ﷺ کی سیرتِ طیبہ، واقعات غزوات بیان کئے جاتے ہیں اور اکثر حضور انور ﷺ کی تعریف میں قصیدے پڑھتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے اجتماعات کو جن میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس پر خوشی اور مسرت کا اظہار ہوتا ہے نیز ان کی مبارک زندگی اور غزوات کے واقعات سے عبرت حاصل کرنے کے لیے ان کو بیان کیا جاتا ہے اور آپ کی سیرت واخلاق سے لوگوں کو رغبت دلانے کے لیے اور ہدایت حاصل کرنے کے لیے ان کا انعقاد عمل میں آتا ہے ایک مباح عمل قرار دیا گیا ہے۔ اگرچہ (بعض کو) یہ مرغوب نہ ہو کیونکہ اس تقریب نے لوگوں کے کردار بنانے اور جذبات (محبت رسول ﷺ) ابھارنے میں بڑا تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ اگر وہ تقریب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور صحابہ کے زمانے میں نہ سنائی گئی ہو تو اس کو ناپسندیدہ بدعت نہیں قرار دیا جاسکتا۔ کونکہ بدعت یا تو قابلِ مذمت ہے یا مستحسن یا جائز بخاری اور موطا میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو تراویح کے لیے جمع فرمایا اور فرمایا: نعمت البدعۃ ھذہ یہ بدعت اچھی ہے۔ فتح الباری میں اس کی شرح میں لکھا ہے کہ "بدعت کی اصل یہ ہے کہ سابق میں اس کی مثال نہ ہو اور اگر اس کو سنت کے مقابل قابل

عمل قرار دیا جائے تو وہ قابل مذمت ہے تحقیق یہ ہے کہ اس عمل کو شرع میں مستحسن قرار دیا جائے تو وہ اچھی ہے یعنی بدعت حسنہ ہے۔ اگر اس کو شرح میں عمل قرار دیا جائے تو وہ بری ہے ورنہ وہ مباح ہے اور وہ احکام خمسہ میں ایک ہے اور اسی میں ایک حدیث کہ "بے شک سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت حضور اکرم ﷺ کی ہدایت ہے۔ اور کاموں میں بُرے کام وہ ہیں جو بعد میں نکالے گئے ہوں" کے ذیل میں امام شافعی کا قول نقل کیا ہے کہ بدعت دو قسم کی ہے ایک محمود (اچھی) دوسری مذموم (بُری) جو سنت کے موافق ہو وہ محمود اور جو اس کے مخالف ہو وہ مذموم اور امام شافعی ہی کا قول ہے جو بیہقی نے اپنے مناقب میں نقل کیا ہے کہ بدعتیں دو قسم کی ہیں ایک جو کتاب و سنت، اثر اور اجماع امت کے خلاف ہو وہ گمراہ بدعت ہے لیکن جو خیر کے لیے نکالی گئی ہو اور ان کے خلاف نہ ہو وہ قابل قبول بدعت ہے بعض علماء نے بدعت کو احکام خمسہ میں شمار کیا ہے۔ جو واضح ہے۔

الباجی منتقیٰ میں فرماتے ہیں کہ "یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے صراحت ہے کہ انہوں نے رمضان کے قیام کو ایک امام کے تابع کیا اور مساجد میں اس کو قائم کیا۔ حالانکہ بدعت وہ ہے جس کی بدعت نکالنے والا ابتداء کرے اور اس سے قبل کسی نے ایسا نہ کیا تھا۔ پس حضرت عمر نے اس بدعت کو جاری کیا اور صحابہ کرام نے اس کی اتباع کی اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل صحت پر مبنی تھا"۔

شہاب الدین قزافی نے کتاب الفروق میں لکھا ہے کہ بدعت احکام خمسہ میں شامل ہے یہ قسمیں شرح کی قسمیں ہیں واجب، حرام، مستحب، مکروہ اور

مباح، انہوں نے اس کو طوالت سے فرق ثانی (۲۵۰) میں تفصیل سے بیان کیا ہے اور یہ بات فتح الباری سے اوپر نقل کردہ تحریر کے مانند ہے۔

ان امور کے بدعت ہونے کا حکم اس وقت ہے جبکہ کفر و ظلمت اور خرافات وغیرہ ظاہر ہونے کا خوف ہو اور یہ دعویٰ کرنا کہ عید میلاد اہل ایمان کی مشروع تقریبوں میں نہیں ہے۔ مناسب نہیں اور اس کو نیروزومہرجان سے ملانا ایک ایسا امر ہے جو سلیم الطبع انسان کو منحرف کرنے کے برابر ہے۔

حاشیہ کنوہ میں ابن عباد کے کلام ''اور لیکن تاج الفاکھانی کا یہ ادعا کہ حضور انور ﷺ کی ولادت کی تقریب منانامذموم بدعت ہے'' یہاں تک کہ انہوں نے اس پر ایک رسالہ بھی لکھ دیا صحیح نہیں ہے۔ان کے اس بیان پر زین العراقی اور علامہ سیوطی نے اعتراض کیا ہے اور لکھا ہے کہ مالکی فقیہوں میں سے اکثر نے ابن عباد، ابن عاشر، زروق اور کنون کا مسلک اختیار کیا ہے۔ان میں قابلِ ذکر محمد البانی نے حاشیۂ زرقانی پر اور دسوقی نے حاشیہ شرح الکبیر مولفہ دردیر پر اور صاوی نے اپنے حاشیہ شرح صغیر پر اور محمد علیش نے اپنی شرح خلیل پر اور برہان الدین حلبی نے اپنی سیرت حلبیہ میں (ایسا ہی) بیان کیا ہے۔

ابن حجر الہیثمی نے لکھا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ بدعت حسنہ کے مستحب ہونے پر سب متفق ہیں اور حضور ﷺ کی ولادت کی تقریب منانا اور اس میں جمع ہونا ایسا ہی ہے یعنی بدعت حسنہ ہے۔ اسی وجہ سے امام ابوشامہ فرماتے ہیں کہ کیا ہی اچھا ہے وہ شخص جس نے ہمارے زمانے میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن صدقات دینے، اچھے کام کرنے اور زینت اختیار کرنے اور مسرت کا اظہار کرنے کا طریقہ اپنایا۔ اس میں غریبوں کی مدد کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی محبت کا اظہار ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا۔

علامہ سخاوی نے فرمایا کہ "عید میلاد" کو اسلاف میں سے کسی نے تین قرن (یعنی بہ زمانہ رسالت مآب وصحابہ وتابعین) میں نہیں منایا بلکہ اس کے بعد اس کا سلسلہ جاری ہوا لیکن اس کے بعد سے برابر تمام ملکوں اور شہروں میں اہلِ اسلام عید میلاد مناتے رہے ہیں اس رات میں لوگ مختلف صدقات دیتے ہیں اور حضور انور ﷺ کی ولادت باسعادت کے واقعات سناتے ہیں جس کے برکات عامہ ان پر ظاہر ہوتے آئے ہیں۔ علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ عید میلاد کی تقریب منانا سال بھر امان میں رکھتا ہے اور بہت جلد مقصد کے حاصل ہونے اور اس میں کامیاب ہونے کی بشارت دیتا ہے۔ اسی طرح ابن حجر الہیثمی کے نوازل حدیثیہ میں اس کو زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے انہوں نے اپنے مضمون میں جواباً کہا ہے کہ "عید میلاد کا اجتماع اگر خیر و شر پر مشتمل ہو تو اس کا چھوڑنا واجب ہے کیونکہ فساد کا روکنا اچھائیوں کے حاصل کرنے سے بہتر ہے خیر یہ ہے کہ صدقہ دیا جائے اور حضور ﷺ پر درود بھیجا جائے اور برائی یہ ہے کہ عورتیں اور مرد باہم خلط ملط ہو جائیں لیکن اگر یہ تقریب اس بُرائی سے پاک ہے اور وہ صرف حضور ﷺ کے ذکر اور درود وسلام اور اسی قسم کی باتوں پر مشتمل ہے تو وہ سنت ہے پھر انہوں نے دو حدیثوں سے استدلال کیا ہے جس میں سے ایک انہوں نے نوازل میں بیان کی ہے کہ "جب قوم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھتی ہے تو ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے دربار میں ان کا ذکر کرتا ہے" جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے اور دوسری حدیث بھی اس کی مثل بیان کی ہے پھر فرمایا ہے کہ ان دونوں حدیثوں سے خیر کے لیے جمع ہونے اور بیٹھنے کی فضیلت ظاہر ہے۔

ہم نے حافظ ابن حجر کی کتاب فتح سے اور انہوں نے امام شافعی سے اور ابو نعیم اور بیہقی کے طریقے سے نقل کیا ہے اور ہم نے باجی سے اور انہوں نے فرد قالقراقی سے جو نقل کیا ہے اس کے علاوہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جو حدیث ہم نے پیش کی ہے اس پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ بدعت کا مدار اس کے تحت ہونے والے اچھے بُرے اُمور پر منحصر ہے اگر وہ اچھے ہیں تو وہ پسندیدہ ہیں اور اگر برے ہیں تو قابلِ مذمت۔

اور ایسا ہی مالکی فقہا اور شافعی فقہا مثلاً زین العراقی، علامہ سیوطی، ابن حجر الہیثمی، علامہ سخاوی، پھر ابن جوزی حنبلیوں میں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی تقریب منانے اور اس میں جمع ہونے کو بہتر عمل قرار دیتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اس میں غلو کرتے ہیں اور اس کو نصرانیوں کی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی تقریب کے مشابہہ قرار دیتے ہیں۔ وہ قیاس مع الفارق کرتے ہیں (اور غلط مثال دیتے ہیں) کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا یوم (نعوذ باللہ) ان کے خدا ہونے یا خدا کا بیٹا ہونے یا تیسرا خدا ہونے کے لحاظ سے منایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "بے شک کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ بے شک اللہ وہی مسیح ابن مریم ہے" اور "نصاریٰ نے کہا عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہے"۔ اور کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا اللہ تین میں کا تیسرا ہے "اللہ تعالیٰ وہ جو کچھ کہتے ہیں اس سے اعلیٰ وارفع ہے" لیکن مسلمان حضور کی ولادت پر خوشی مناتے ہیں اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کے بندے ہونے سے آپ کے لیے شرف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی شان میں فرماتا ہے "پاک ہے وہ پروردگار جو اپنے بندے کو رات کے تھوڑے حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ

لے گیا"۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں" پس آپ ایسے بشر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی اور رسالت سے مشرف کیا ہے اور آپ کو تمام انسانوں سے افضل بنایا اور آپ کو سب کچھ عطا فرمایا جو کسی اور کو نہیں دیا گیا۔

جامع ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں تمام لوگوں میں سب سے پہلے قیامت میں اٹھایا جاؤں گا، میں ان کا قائد ہوں جب وہ جمع ہونگے، میں انکا خطیب ہوں جب وہ خاموش رہیں گے، میں انکا شفیع ہوں جب وہ گرفتار ہونگے، اور میں ان کو خوش خبری سنانے والا ہوں جب وہ مایوس ہوں گے بزرگی اور (جنت کی) کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ اور لِواءُ الحمد (حمد کا جھنڈا) میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور میں اللہ کے پاس تمام اولاد آدم میں سب سے زیادہ بزرگ ہوں مگر مجھے اس پر فخر نہیں۔

دوسری حدیث جس کو ابن اسحاق نے اپنی سیرت میں دو فرشتوں کے شق صدر کرنے کے واقعہ میں بیان کیا ہے کہ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ان کو وزن کرو ان کی امت کے دس آدمیوں سے پس انہوں نے میرا وزن کیا اور میں ان سب سے زیادہ وزن میں نکلا پھر کہا کہ سو کے ساتھ وزن کرو میرا وزن کیا گیا اور میں ان سب سے وزنی ہوا۔ پھر کہا کہ ان کی امت کے ہزار آدمیوں کے ساتھ وزن کرو میرا وزن کیا گیا اور میں ان سے بھی زیادہ وزن دار رہا پھر انہی فرشتوں نے کہا ان کو چھوڑ دے اگر ان کا وزن ساری امت سے بھی کیا جائے تو وہی زیادہ نکلیں گے۔ سیرتِ ابن ہشام میں بھی ایسا ہی ہے۔ پس بے شک وہ بشر ہیں مگر سب انسانوں میں افضل ترین اللہ تعالیٰ نے

ان کو تمام عالموں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے تا کہ لوگوں کو اللہ کے حکم سے، اندھیروں سے نور کی طرف نکالیں اور عزت والے اور حمد کے قابل پروردگار کے راستے کی طرف بلائیں۔

مساجد میں درس کے لیے جمع ہونا جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے مسلمانوں میں کوئی جدید بات نہیں اس پر سینکڑوں سال سے مالکی اور دیگر فقہاء نے عمل کیا اور اس کے بارے میں کافی لکھا ہے اور ہم نے ان کے بارے میں دلیلیں بیان کی ہیں لہٰذا اس مسئلے میں اب کوئی اعتراض باقی نہیں رہا خصوصاً جبکہ ہمارے شہروں (متحدہ عرب امارات) میں مسجدوں میں اجتماعات ہوتے ہیں اور وہاں عورتوں کو داخلے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

اگر چہ بعض مقامات پر اس خوشی میں کھیل کود کے مظاہرے بھی ہوتے ہیں لیکن اگر اس میں حرام اور خلاف شرع امر نہ ہوں تو وہ مباح ہیں جیسا کہ حبشیوں نے مسجد نبوی میں حضور انور ﷺ کے سامنے کیا ہے جس کی صحیح مسلم وغیرہ میں تصریح موجود ہے اگر ان کھیلوں میں حرام اور خلاف شرع حرکتیں مل جائیں تو وہ ناجائز اور حرام ہیں جیسا کہ ہمارے زمانہ میں بعض مقامات پر ہوتا ہے۔ ایسا ہی علامہ ہیثمی نے ذکر کیا۔

بہتر یہی ہے کہ ان اجتماعات کو مساجد تک محدود رکھیں تا کہ منکرات کا دروازہ نہ کھلنے پائے بعض جرائد واخبارات نے لکھا ہے کہ (عرب ممالک کے بعض ہوٹل میں اس موقع پر استحصال کرتے ہیں اور ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر حضور ﷺ کی ولادت کی محفل منکرات کے ساتھ منانا مسلمانوں کی پیشانی پر کلنک کا داغ ہے اور اس میں عجیب وغریب خرافات رقص وسرود کی محفلیں منعقد

کرنا یہ سب فساد پر مشتمل ہے میں شدت کے ساتھ اس کو روکنے کی خواہش رکھتا ہوں اور میں (تمام مسلمانوں سے) درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایسے عمل بند کر دیں اور ایسے لوگوں کا محاسبہ کریں جو کھلم کھلا منکرات پر عمل کر رہے ہیں اور ارض اسلام میں اس کے معاملات میں مکر سے کام لے رہے ہیں۔[1]

۞.....۞.....۞

1۔ جنگ کراچی، منگل یکم ربیع الاول ۱۴۰۲ھ، ۲۹/ دسمبر ۱۹۸۱ء۔

مفتی کویت علامہ سیّد محمد بن عبد الغفار الشریف الحسنی حفظہ اللہ

علامہ سیّد محمد بن عبدالغفار الشریف الحسنی ۱۹۵۳ھ میں کویت کے دارالحکومت (منطقة الشرقية) میں پیدا ہوئے ابھی چار سال کے تھے کہ ان کا خاندان فحیحیل کے علاقہ میں منتقل ہو گیا فحیحیل میں ہی شیخ مرزوق عمانی اور شیخ عبدالرسول البلوشی اور شیخ احمد بن عبدالعزیز المبارک، شیخ سلیم کردی، شیخ اسماعیل رمضانی سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔

پھر دکتور محمد حسن حفظہ اللہ سے ایضاح المبہم، شرح المحلی، تدریب الراوی، شرح سیوطی علی الموطا، جلالین وغیرہ کتب کا درس لیا۔

پھر مدینہ منورہ حاضر ہو گئے اور شیخ محمد مختار بن احمد زیدان شنقیطی، شیخ عبدالعظیم شناوی، شیخ عمر بن عبدالعزیز کردی، شیخ عبدالمجید حلبی، شیخ محمد الحجار، شیخ علی مراد حموی، شیخ عبداللہ سراج الدین رحمھم اللہ سے علمی استفادہ کیا اور اس کے ساتھ جامعہ اسلامیہ میں قواعد فقیہہ پر PH.D کی۔

اور اس وقت درس و تدریس کے ساتھ اور مجلس افتاء کویت میں رکن اور کویتی حکومت میں وزیر اوقاف ہیں۔

محفل عید میلاد النبی ﷺ

علامہ محمد بن عبد الغفار الشریف حفظہ اللہ

جمہور ائمہ و علماء کرام محفل عید میلاد النبی ﷺ کو مستحب فرماتے ہیں مگر بعض لوگ اس کا انکار کرتے ہیں اور اس پر یہ دلیل دیتے ہیں کہ نہ حضور ﷺ نے محفل میلاد منعقد کی نہ آپ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے کسی نے محفل میلاد منعقد کی اور نہ ہی ہمیں اس کا حکم دیا کہ ہم محفل میلاد منعقد کریں۔

اور جو اس کو مستحب جانتے ہیں ان کا قول یہ بھی نہیں کہ محفل میلاد النبی ﷺ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے زمانہ مبارکہ میں تھی مگر وہ اسے بدعتِ حسنہ کہتے ہیں اور مختلف ادلہ شرعیہ سے اس کا استدلال کرتے ہیں۔

۱۔ پیر کے دن کے روزہ کی مشروعیت حضور نبی کریم ﷺ سے اس دن کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ وہ دن ہے جس دن میری ولادت ہوئی۔

۲۔ یوم عاشوراء کے روزہ کی مشروعیت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نجات اور بنی اسرائیل کے غرق ہونے کے سبب سے ہے اور اس پر حضور ﷺ کا یہ فرمان ذیشان ہے کہ نحق احق بموسیٰ منکم تو ہم کیسے اس جہان کی سب سے عظیم نعمت حضور پرنور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں محفل میلاد منعقد نہیں کرسکتے؟

۳۔ صحیح بخاری میں ابولھب کے بارے میں آیا کہ اسے ہر شب پیر حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت کی خوشی میں حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہ کو آزاد کرنے کے سبب عذاب میں تخفیف کردی جاتی ہے۔

اور میں نے اس سے پہلے کویت ٹیلی ویژن پر صالح بن فوازن الفوزان جو سعودی علماء بورڈ کے ایک رکن ہیں، کی باتوں کا تفصیلی رد کیا ہے جس کا اس نے کویتی جریدے میں جواب دینے کی کوشش کی ہے پھر میں نے اس کا بھی کویت کے ایک رسالے میں جواب دیا ہے جس میں، میں نے ان سے پوچھا کہ ابولھب کافر پر ہر پیر کی شب عذاب میں تخفیف کیوں ہوتی ہے؟ اور اسے دو انگلیوں میں سے اعلیٰ مشروب کیوں پلایا جاتا ہے صرف اسی وجہ سے کہ اس ابولھب نے حضور پرنور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا تھا اور اس بات کو کثیر ائمہ و علماء مثلاً امام سہیلی صاحب روض الانف، امام بیہقی، محدث ابن بطال شارح بخاری، حافظ ابن جزری وغیر ہم نے نقل کیا ہے۔

اور علامہ ابن ناصر الدین دمشقی صاحب الرد الوافر نے کیا اچھا کہا ہے کہ:

اذا کان ھذا کافر جاء ذمه وتبت یداه فی الجحیم مخلدا

اتی انه فی یوم الاثنین دائما یخفف عنه بالسرور باحمدا

فما الظن بالعبد الذی کان عمره باحمد مسرورا ومات موحدا

یعنی جب ایک ایسا کافر جس کی مذمت میں قرآن مجید کی کئی آیات مبارکہ موجود ہیں اور جو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا مگر عید میلاد النبی ﷺ پر خوش ہونے کے سبب جب بھی پیر کا دن آتا ہے اس کے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے تو ایسے مسلمان کے بارے میں کتنا اچھا گمان کیا جاسکتا ہے جس کی زندگی محفل

میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانے میں گذری اور وہ اس دنیا سے مسلمان ہی فوت ہوا ہو۔ اور امام ابن جزری اور حافظ ابن ناصر الدین دمشقی نے اس حدیث سے جس کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے محفل میلاد کی مشروعیت پر استدلال کیا ہے تو میں صالح بن فوزان سے پوچھتا ہوں کہ میں کیسے بدعتی ہوں؟ جب میرا قول ایسے ائمہ کے قول کے موافق ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ محفل میلاد منعقد کرنا واجب ہے بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ جمہور علماء نے اس کو مستحب سمجھا ہے جیسے حافظ ابن حجر عسقلانی اور ان کے شاگرد حافظ سخاوی، امام عبدالرحمن بن اسماعیل المعروف ابی شامہ وغیرہم

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام بیہقی اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد اپنا عقیقہ فرمایا اور یہ بھی حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بھی ساتویں دن آپ ﷺ کا عقیقہ کیا تھا اور عقیقہ دوبارہ نہیں کیا جاتا آپ ﷺ کے اس فعل کو اس بات پر محمول کریں گے کہ آپ ﷺ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور اظہار شکر کے لیے یہ مبارک عمل فرمایا۔

جیسا کہ آپ ﷺ اظہار شکر کے لیے اپنی ذات کے لیے درود شریف پڑھتے تھے تو ہمارے لیے بھی مستحب ہے کہ ہم بھی ربیع الاول شریف میں ایسی عظیم نعمت کے ملنے پر اظہار شکر کے لیے میلاد شریف کی محفل منعقد کریں اور لوگوں کو کھانا کھلائیں اور اس طرح کے نیک کام کر کے خوشی ومسرت کا اظہار کریں اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح سنن ابن ماجہ میں فرمایا صحیح یہ ہے کہ محفل

میلاد منعقد کرنا بدعت حسنہ مندوبہ ہے جب یہ منکرات شرعیہ سے خالی ہو اور فرمایا کہ بدعت کا اطلاق صرف حرام ومکروہ پر منحصر نہیں بلکہ مباح، مندوب اور واجب پر بھی ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسماء واللغات میں فرمایا اصطلاح شرع میں بدعت کی تعریف یہ ہے کہ جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں نہ ہو اور یہ دو قسموں حسنہ اور قبیحہ پر منقسم ہوتی ہے امام ناصر السنہ قامع البدعہ عبدالرحمن بن اسماعیل المعروف بابی شامہ اپنے رسالہ الباعث علی انکار البدع والحوادث میں فرماتے ہیں بدعت حسنہ کے جواز فعل واستحباب پر سب متفق ہیں اور حسن نیت ہو تو ثواب کی امید بھی ہے اور بدعت حسنہ کی تعریف یہ ہے کہ ہر وہ نئی چیز جو قواعد شرعیہ کے موافق ہو قواعد شرعیہ کے مخالف نہ ہو اور نہ ہی اس کے فعل سے شرعی ممانعت ہو۔ [1]

1۔www.dralsherif.net۔

علامہ شیخ محمود احمد الزین حفظہ اللہ

علامہ شیخ محمود زین ۱۳۷۲ھ میں شام کے مشہور شہر حلب میں پیدا ہوئے حلب میں ہی المدرسۃ النبھانیۃ فی جامع الکلتاویۃ میں داخل ہوئے اور ابتدائی تعلیم حاصل کی پھر جامعۃ الازھر میں داخل ہوگئے اور ۱۹۹۳ء میں علم تفسیر پر PH.D کی سند حاصل کی۔

تدریس:

دار نھضۃ العلوم الشرعیہ حلب میں کافی عرصہ تدریس کرنے کے بعد دار البحوث للدراسات الاسلامیہ دبئی میں دین متین کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔

تصانیف:

- من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ
- الاستغاثۃ الشرعیۃ
- من بلاغۃ سورۃ الکوثر
- زیارۃ رسول اللہ ﷺ قبس من احکامھا وآدابھا
- مواقف الائمۃ من حدیث: ((اصحابی کالنجوم۔۔))
- اثر علم البلاغۃ فی تفسیر القرآن الکریم
- مجالس الذکر فی سنۃ النبی ﷺ واصحابہ علی ضوء قواعد الاستدلال

- المجموعة الكاملة من كتب وابحاث ومقالات واشعار الشيخ الدكتور محمود الزين
- لبيك اللهم لبيك
- التراويح فى سنة النبى ﷺ واصحابه رضى الله عنهم
- عدد ركعات التراويح فى سنة النبى ﷺ واصحابه والتابعين رضى الله عنهم
- روية الهلال واقع عشوائى ام اختلاف فقهى؟
- عبادات نصف شعبان فى سنة النبى ﷺ واصحابه رضوان الله عليهم
- منهاج الوفا فى نجاة والدى المصطفى ﷺ
- الدعاء بعد الصلاة المفروضة سنة ام بدعة؟
- فضائل مذهب الامام مالك رحمه الله
- سيّدنا محمد ومعجزات الخلق العظيم
- دفع الاوهام عن الصلاة على خير الانام ﷺ
- الظن وقضاياه فى قواعد علوم الحديث الشريف
- تنزيه الله عن جهة العلو والمكان
- حديث الآحاد بين العلم القاطع والظن الراجح
- بين يدى رسالة اللامذهبية قنطرة اللادينية
- هل يتعارض القرآن مع الحقائق العلمية
- التوسل فى سنة النبى ﷺ واصحابه

- البیان النبوی عن فضل الاحتفال بمولد النبی ﷺ
- القرآن، اعجاز تشریعی متجدد

محفل میلاد النبی ﷺ

علامہ محمود الزین حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسی دوسری دلیل کے علاوہ صرف عدم فعل رسول ﷺ کو دلیل بنا کر استدلال کرنا استدلال شرعی کے منہج سے انحراف وعدول ہے اس لیے کہ استدلال شرعی صرف فعل رسول اللہ ﷺ نہیں بلکہ تقریر، قول رسول ﷺ اور آیات قرآن، اجماع اور قیاس ادلہ شرعیہ ہے اور اگر ہم کہیں کہ ہر وہ چیز جو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افعال مبارکہ سے نہیں بعد والوں نے اس کو رائج کیا وہ بدعت ہے تو الفاظ قرآن اور الفاظ حدیث سے استدلال کرنا باطل ہوگا اور اسی طرح مسائل قیاس سے بھی استدلال کرنا باطل ہوگا مگر اس طرح کسی اہل علم نے نہیں کہا اور میلاد شریف کی محفل کرنا درست ہے اور یہ عمل قرون اولیٰ میں نہیں تھا لیکن علماء نے ادلہ شریعہ سے اس کا استنباط کیا اور اسے مستحب فرمایا ہے اور اس کی دلیل یہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا○

ترجمہ: اے محبوب ﷺ آپ فرمادیجیے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل آنے پر اور اس کی رحمت کے تشریف لانے پر پھر خوب خوشیاں منائیں۔[1]

1۔ پ۱۱ یونس: ۵۸۔

اور ہمارے آقا و مولیٰ حضور نبی کریم ﷺ اللہ عزوجل کے فرمان کے مطابق رحمۃ للعالمین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس مبارک دن حضور نبی کریم ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر اس جہان میں مبعوث فرمایا علماء کی ایک جماعت جیسے امیر المؤمنین فی الحدیث حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے یوم عاشوراء کے روزے کی فضیلت والی حدیث سے اور حضور نبی کریم ﷺ کے اس فرمان:

"نحن احق بموسی منکم فصامه وامر بصیامه۔"

(یعنی ہم تم سے موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ حق دار ہیں پس روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا) سے محفل میلاد کے استحباب پر استدلال کیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! یہ حدیث سال میں تکرار کے ساتھ نعمت کے شکر کے استحباب پر دلالت کرتی ہے اور آپ ﷺ کے ذکر ولادت کا ذکر خیر ایسی نعمت کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں سے عظیم نعمت ہے اور میلاد شریف کی محفل میں جو عبادات مثلاً تلاوت قرآن، صدقات دینا اور اس دن صیام یہ تمام نعمت کا شکر ادا کرنا ہے نیز اس مسئلہ کی تفصیل میری کتاب البیان النبوی عن فضل الاحتفال بمولد النبی ﷺ میں موجود ہے۔[1]

۞.....۞.....۞

1۔www.dralzain.com۔

علماء عرب کی میلاد النبی ﷺ پر لکھی جانے والی چند معروف کتب

- الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم ﷺ

شیخ ابو العباس احمد اقلیشی (م ۵۵۰ھ)

- بیان المیلاد النبوی ﷺ
- مولد العروس

شیخ علامہ ابن جوزی (۵۹۷ھ)

- التنویر فی مولد البشیر النذیر ﷺ

شیخ ابن دحیہ کلبی (م ۶۳۳ھ)

- عرف التعریف بالمولد الشریف

شیخ حافظ شمس الدین جزری (۶۶۰ھ)

- المورد العذب المعین فی مولد سیّد الخلق اجمعین ﷺ

شیخ ابو بکر جزائری (م ۷۰۷ھ)

- الطالع السعید الجامع لاسماء نجباء الصعید

شیخ امام کمال الدین الادفوی (۷۴۸ھ)

- مناسك الحجر المنتقی من سیر مولد المصطفیٰ ﷺ

شیخ سعید الدین الکازرونی (م ۷۵۸ھ)

- الدرية السنية فی مولد خير البرية ﷺ

شیخ ابو سعید خلیل بن کیکلدی (۷۶۱ھ)

- ذکر مولد رسول اللہ ﷺ ورضاعه

شیخ امام عماد الدین بن کثیر (۷۷۴ھ)

- وسيلة النجاة

شیخ سلیمان برسوی حنفی

- مولد البرعی

شیخ امام عبد الرحیم برعی (م ۸۰۳ھ)

- المورد الهنی فی المولد السنی

شیخ حافظ زین الدین عراقی (۸۰۸ھ)

- میلاد نامه

شیخ سلیمان برسونی

- النفحة العنبريه فی مولد خير البرية ﷺ

شیخ امام محمد بن یعقوب فیروز آبادی (۸۱۷ھ)

- جامع الآثار فی مولد النبی المختار ﷺ
- اللفظ الرائق فی مولد خير الخلائق ﷺ
- مورد الصادی فی مولد الهادی ﷺ

شیخ امام شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی (۸۴۲ھ)

- مولد النبی ﷺ

شیخ عفیف الدین التبریزی (م ۸۵۵ھ)

- در المنظم فی مولد النبی المعظم ﷺ
- اللفظ الجمیل بمولد النبی الجلیل ﷺ

شیخ محمد بن فخر الدین (م ۸۶۷ھ)

- درج الدرر فی میلاد سیّد البشر ﷺ

شیخ سیّد اصیل الدین ہروی (م ۸۸۳ھ)

- درج الدرر فی میلاد سیّد البشر ﷺ

امام عبد اللہ حسینی شیرازی (م ۸۸۴ھ)

- المنہل العذب القریر فی مولد الہادی البشیر النذیر ﷺ

شیخ علاء الدین المرداوی (م ۸۸۵ھ)

- فتح اللہ حسبی و کفی فی مولد المصطفیٰ ﷺ

شیخ برہان الدین ابو الصفاء (م ۸۸۷ھ)

- مولد النبی ﷺ

شیخ عمر بن عبد الرحمن باعلوی (م ۸۸۹ھ)

- الفخر العلوی فی مولد النبوی ﷺ

امام شمس الدین السخاوی (۹۰۲ھ)

- المورد الھنیة فی مولد خیر البریة ﷺ

امام نور الدین سمہودی (۹۱۱ھ)

- حسن المقصد فی عمل المولد

امام جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ)

- مولود النبی ﷺ

عائشہ بنت یوسف باعونیہ (۹۲۲ھ)

- الکواکب الدریۃ فی مولد خیر البریۃ ﷺ
  شیخ ابو بکر بن محمد حلبی (م ۹۳۰ھ)
- مولد النبی ﷺ
  شیخ ملا عرب الواعظ (م ۹۳۸ھ)
- میلاد النبی ﷺ
  شیخ ابن دیبع الشیبانی (۹۴۴ھ)
- میلاد نامہ
  شیخ عبد الکریم الادرنتوی (م ۹۶۵ھ)
- تحریر الکلام فی القیام عند ذکر مولد سیّد الانام ﷺ
- تحفۃ الاخیار فی مولد المختار ﷺ
- مولد النبی ﷺ
- اتمام النعمۃ علی العالم بمولد سیّد ولد آدم ﷺ
  امام ابن حجر ہیثمی مکی (۹۷۳ھ)
- مولد النبی ﷺ
  امام خطیب شربینی (م ۹۷۷ھ)
- مولد النبی ﷺ
  شیخ ابو الثناء احمد الحنفی
- المورد الروی فی مولد النبوی ﷺ
  شیخ ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ)
- مولد المناوی
  امام عبد الرؤف المناوی (۱۰۳۱ھ)

- المنتخب المصفی فی اخبار مولد المصطفیٰ ﷺ
شیخ محی الدین عبد القادر عیدروسی (۱۰۳۸ھ)
- الکواکب المنیر فی مولد البشیر النذیر ﷺ
امام علی بن ابراہیم الحلبی (۱۰۴۴ھ)
- مورد الصفیٰ فی مولد المصطفیٰ ﷺ
امام محمد بن علان صدیقی (۱۰۵۷ھ)
- الجمع الزاھر المنیر فی ذکر مولد البشیر النذیر ﷺ
شیخ زین العابدین خلیفتی (م ۱۱۳۰ھ)
- المولد النبوی ﷺ
- تحفة ذوی العرفان فی مولد سیّد بنی عدنان ﷺ
امام عبد الغنی بن اسماعیل بن عبد الغنی النابلسی (متوفی ۱۱۴۳ھ)
- مولد النبی ﷺ
شیخ جمال الدین بن عقلیہ المکی الظاہر (م ۱۱۳۰ھ)
- میلاد نامہ
شیخ سلیمان نحیفی رومی (م ۱۱۵۱ھ)
- الکلام السنی المصفیٰ فی مولد المصطفیٰ ﷺ
شیخ یوسف زادہ رومی (۱۱۶۷ھ)
- رسالة فی مولد النبی ﷺ
شیخ حسن بن علی مدابغی (۱۱۷۰ھ)
- مولد النبی ﷺ
شیخ عبد اللہ کاشغری (۱۱۷۴ھ)

- مولد النبی ﷺ

شیخ احمد بن عثمان حنفی (۱۱۷۴ھ)

- عقد الجوہر فی مولد النبی الازہر ﷺ

امام جعفر بن حسن بن عبد الکریم البرزنجی (متوفی ۱۱۷۷ھ)

- القول المنجی علی مولد البرزنجی

شیخ محمد بن احمد علیش (م ۱۲۹۹ھ)

- الکوکب الانور علی عقد الجوہر

شیخ جعفر بن اسماعیل برزنجی (متوفی ۱۳۱۷ھ)

- مولد النبی ﷺ

شیخ سیّد محمد بن حسین حنفی جعفری (۱۱۸۶ھ)

- میلاد نامہ

شیخ اشرف زادہ برسوی (۱۲۰۲ھ)

- تذکرۃ اھل الخیر فی المولد النبوی ﷺ

شیخ محمد شاکر عقاد السالمی (م ۱۲۰۲ھ)

- حاشیہ علی مولد النبی ﷺ

شیخ عبد الرحمان بن محمد مقری (م ۱۲۱۰ھ)

- میلاد نامہ

شیخ سلامی الازمیری (م ۱۲۲۸ھ)

- الجواھر السنیۃ فی مولد خیر البریۃ ﷺ

شیخ محمد بن علی شنوانی (م ۱۲۳۳ھ)

- مطالع الانوار فی مولد النبی المختار ﷺ

شیخ عبد اللہ سویدان (م ۱۲۳۴ھ)

- تانیس ارباب الصفا فی مولد المصطفیٰ ﷺ

شیخ ابن صلاح الامیر (۱۲۳۶ھ)

- مولد النبی ﷺ

امام محمد مغربی (م ۱۲۴۰ھ)

- تحفۃ البشر علی مولد ابن حجر

شیخ ابراہیم بن محمد باجوری (م ۱۲۷۶ھ)

- بلوغ المرام لبیان الفاظ مولد سیّد الانام ﷺ
- عقیدۃ العوام، تحصیل نیل المرام

شیخ سیّد احمد مرزوقی

- مولد النبی ﷺ

شیخ عبد الہادی آبیاری (م ۱۳۰۵ھ)

- سرور الابرار فی مولد النبی المختار ﷺ

شیخ عبد الفتاح بن عبد القادر دمشقی (۱۳۰۵ھ)

- منظومۃ فی مولد النبی ﷺ

شیخ ابراہیم طرابلسی حنفی (۱۳۰۸ھ)

- مولد النبی ﷺ

شیخ ہبۃ اللہ محمد بن عبد القادر دمشقی (۱۳۱۱ھ)

- بغیۃ العوام فی شرح مولد سیّد الانام ﷺ

شیخ ابو عبد المعطی محمد نویر جاوی (م ۱۳۱۵ھ)

- اثبات المحسنات فی تلاوت مولد سیّد السادات ﷺ

مفتی آدرنہ محمد فوزی رومی (م۱۳۱۸ھ)

- نثر الدرر علی مولد ابن حجر

شیخ سیّد احمد بن عبد الغنی دمشقی (م۱۳۲۰ھ)

- الیمن والاسعاد بمولد خیر العباد ﷺ

شیخ محمد بن جعفر کتانی (م۱۳۴۵ھ)

- جواھر النظم البدیع فی مولد النبی الشفیع ﷺ

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی (۱۳۵۰ھ)

- استحباب القیام عند ذکر ولادتہ علیہ الصلوۃ و السلام

شیخ محمود عطار دمشقی (۱۳۶۲ھ)

- مختلف مقالہ جات

علامہ محمد زاہد کوثری م۱۳۷۱ھ

- ذکر المولد وخلاصۃ السیرۃ النبویۃ ﷺ

شیخ محمد رشید رضا مصری

- حول الاحتفال بذکر مولد النبی الشریف ﷺ
- الاعلام بفتاوٰی ائمۃ الاسلام حولہ مولدہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

شیخ محمد بن علوی مالکی م۱۴۲۵ھ

- بعثۃ المصطفیٰ ﷺ فی مولد المصطفیٰ ﷺ

شیخ عبد العزیز بن محمد

- بشائر الاخیار فی مولد المختار ﷺ

شیخ سیّد ماضی ابو العزائم

- مولد النبی ﷺ

شیخ سیّد محمد عثمان میر غنی

- شرح اقتناس الشوارد من موارد الموارد

شیخ محمد بن محمد منصوری شافعی خیاط

- مولد النبی ﷺ

شیخ احمد بن قاسم مالکی بخاری حریری

- الانوار فی مولد النبی ﷺ

شیخ ابو حسن بکری

- مولد رسول اللہ ﷺ

شیخ ابراہیم آبیاری

- المولد النبوی شریف ﷺ

شیخ صلاح الدین بواری

- ابتغاء الوصول لحب اللہ بمدح الرسول ﷺ

شیخ ابو محمد ویلتوری

- البنیان المرصوص فی شرح مولد المنقوص

شیخ زین الدین مخدوم فتانی

- المولد النبی ﷺ

شیخ عبد اللہ عفیفی

- المولد النبی ﷺ

شیخ عبد اللہ حمصی شاذلی

- المولد النبی ﷺ

شیخ خالد بن والدی

- المولد النبی ﷺ

شیخ محمد وفا صیادی

- المولد النبی ﷺ

شیخ محمود محفوظ دمشقی

- المولد الجلیل

شیخ عبد اللہ بن محمد مناوی

- المولد النبی ﷺ

شیخ الحافظ عبد الرحمن بن علی شیبانی

- الحقائق فی قرأۃ مولد النبی ﷺ

شیخ سیّد عبد القادر اسکندرانی

- المولد العزب

شیخ محمد بن محمد دمیاطی

- المولد النبی ﷺ

شیخ محمد ہاشم رفاعی

- المولد فی الاسلام بین البدعۃ والایمان

شیخ محمد ہشام قبانی

- تعریب المتقی فی سیرۃ مولد النبی ﷺ

شیخ سعید بن مسعود بن محمد کازرونی

- الابریز الدانی فی مولد سیّدنا محمد العدنانی ﷺ
- بغیۃ العوام فی شرح مولد سیّد الانام ﷺ

شیخ محمد نوری بن عمر بن عربی بن علی نووی

- الجمع الزاھر المنیر فی ذکر مولد البشیر النذیر ﷺ

شیخ زین العابدین محمد عباسی

- الدر المنظم شرح الکنز المطلسم فی مولد النبی المعظم ﷺ

شیخ ابو شاکر عبد اللہ شلبی

- الدر النظیم فی مولد النبی الکریم ﷺ

شیخ سیف الدین ابو جعفر عمر بن ایوب بن عمر حمیری

- احراز المزیۃ فی مولد النبی خیر البریۃ ﷺ

شیخ ابو ہاشم عمر شریف نوری

- فتح القدیر فی شرح مولد الدردیر ﷺ

شیخ بدر الدین یوسف المغربی

- الفوائد البھیۃ فی مولد خیر البریۃ ﷺ

شیخ ابو الفتوح الحلبی

- مطالع الانوار فی مولد النبی المختار ﷺ

شیخ سویدان عبد اللہ بن علی دلیجی

- مورد الصفیٰ فی مولد المصطفیٰ ﷺ

شیخ ابن علان محمد علی صدیقی مکی

- مولد النبی ﷺ

شیخ سیّد محمد بن خلیل الطرابلسی المعروف قاوقجی

- الورد العزب المعین فی مولد سیّد الخلق اجمعین ﷺ

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد العطار الجزائری

- کتاب الانوار ومفتاح السرور والافکار فی مولد محمد ﷺ

شیخ ابو الحسن احمد بن عبد اللہ بکری

- طل الغمامۃ فی مولد سیّد التہامۃ ﷺ

شیخ احمد بن علی بن سعید

- المولد الجسمانی والمورد الروحانی

شیخ ابن الشیخ آق شمس الدین حمد اللہ

- الدر الثمین فی مولد سیّد الاولین والآخرین ﷺ

شیخ محمد بن حسن بن محمد بن احمد بن
جمال الدین خلوتی سمنودی

- بلوغ المامول فی الاحتفاء والاحتفال بمولد الرسول ﷺ

شیخ عیسیٰ بن عبد اللہ بن مانع الحمیری

- مولد انسان الکامل ﷺ

شیخ سیّد محمد بن مختار الشنقیطی

- الھدی التام فی موارد المولد النبی وما اعتید فی من القیام ﷺ

علامہ محمد علی بن حسین المالکی المکی متوفی ۱۳۶۷ھ

- سمط الدرر فی اخبار مولد خیر البشر وما لہ من اخلاق اوصاف وسیر ﷺ

شیخ علی بن محمد بن حسین الحبشی متوفی ۱۳۳۳ھ

- اسعاف ذوی الوفا بمولد النبی المصطفیٰ ﷺ
شیخ محمد بن محمد بن الطیب التافلاتی المغربی
- اظہار السرور بمولد النبی المسرور ﷺ
ابی حامد محمد بن محمد متوفی ۱۱۴۰ھ
- بہجۃ السامعین والناظرین بمولد سیّد الأولین والآخرین ﷺ
شیخ أبی المواھب محمد بن احمد بن علی الغیطی متوفی ۹۸۱ھ
- التجلیات الحقیة فی مولد خیر البریة ﷺ
محمد بن ناصر الدین المغربی الاداوی متوفی ۱۲۴۰ھ
- تحفۃ الاسماع بمولد حسن الاخلاق والطباع
نظم بمختصر النعمة الکبری علی العالم بمولد
سیّد ولد آدم لابن حجر الھیثمی متوفی ۹۷۴ھ
- تکلمۃ الدرر المنظم فی مولد النبی المعظم ﷺ
احمد بن محمد العزفی متوفی ۶۳۳ھ
- مختصر شرح مولد السیّد الاھدل
شیخ محمد حسین بن الصدیق بن البدر حسین بن عبد الرحمن الاھدل متوفی ۸۶۰ھ
- منحۃ الصفا ونفخۃ الشفا بمولد المصطفیٰ ﷺ
شیخ مصطفیٰ بن محمد العرضی الشافعی الحلبی ثم الدمشقی
- المنھل الاوفی فی میلاد المصطفیٰ ﷺ
صالح بن محمد بن محمد الدسوقی الدمشقی الحسینی الشافعی متوفی ۱۲۴۶ھ
- مولد الظمآن فی مولد سیّد ولد عدنان ﷺ
شیخ قطب الدین مصطفیٰ البکری متوفی ۱۱۶۲ھ

- موردالناھل بمولد النبی الکامل ﷺ

قاسم أفندی الشافعی القادری الشھیر بالحلاق

- المولد الأکبر فی اصل وجود سیّد البشر ﷺ

شیخ محمد بن محمد بن علی الداوودی متوفی ۱۳۴۵ھ

- مولد سیّد الاولین والآخرین وحبیب وخلیل رب العالمین ﷺ

شیخ جمال الدین بن محمد بن عمر الحمیری متوفی ۹۳۰ھ

- المولد العاطر الشریف والسفر الزاھر المنیف ﷺ

محمد مرتضی الحسینی

- المولد الکبیر ﷺ

محمد العقاد

- مولد النبی ﷺ

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد السھمی متوفی ۲۰۷ھ

- مولد النبی ﷺ

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الکریم السمان متوفی ۱۱۸۹ھ

- مولد البین ﷺ

صدیق بن عمر خان تلمیذ الشیخ محمد السمان المتوفی ۱۱۸۹ھ

- مولد النبی ﷺ

عقیل بن مصطفی العمری

- الورد اللطیف فی المولد الشریف

عبد السلام بن عبد الرحمن بن مصطفی

- الروض الرحیب بمولد الحبیب ﷺ

محمد بن ابراہیم بن محمد مقبل

- موعد الکرام فی مولد النبی علیہ الصلوۃ و السلام

شیخ برھان الدین ابراہیم بن عمر

- مولد البشیر النذیر السراج المنیر ﷺ

احمد أبو الوفاء الحسینی

- مولد المصطفیٰ العدنانی ﷺ

نظم، لعطیہ بن ابراہیم الشیبانی متوفی ۱۳۱۱ھ

- المولد الجلیل حسن الشکل الجمیل ﷺ

شیخ عبد اللہ بن محمد المناوی الاحمدی الشاذلی

- العلم الاحمدی فی المولد المحمدی ﷺ

- مواکب الربیع فی مولد الشفیع ﷺ

احمد الحلوانی

- مولد النبوی الشریف ﷺ

محمد سعید البانی

- نظم المولد الشریف

حسین السمان

- مختصر سعادۃ العالمین بملود سیّد المرسلین ﷺ

محمد شاکر بن محمد المصری

- حدیقۃ الندیۃ فی الولادۃ الشریفیۃ المحمدیۃ ﷺ

سلیمان بن علی عباد

- فضل شهر ربيع الاول وما يتعلق بولادة النبی ﷺ

محمد بن رجب بن عبد العال بن موسى بن حجر الشافعی

- البدر التمام فی مولد خير الانام ﷺ

شیخ حسین الجسر

- المولد النبوی المسمی النشأة المحمدية ﷺ

ناصر الرواحی

- المورد الندی فی المولد المحمدی ﷺ

عبد اللہ العلمی الحسینی

- مولد النبی ﷺ

سیّد محمد عثمان بن محمد ابن ابی بکر بن عبد اللہ المکی متوفی ۱۳۷۰ھ

- احسن القصص من الروايات المرضية فی مولد واسراء ومعراج الحضرة المحمدية ﷺ

شیخ عبد المعطی الحجاجی الحسنی الصعیدی

- مولد النبی ﷺ

الشیخ حسن کلیب المالکی

- مولد النبی ﷺ

شیخ محمد البھانی

- مولد الرسول ﷺ

شیخ محمد بن احمد بن جعفر القاضی الدمیاطی

- الابريز الدانی فی مولد سيّدنا محمد العدنانی ﷺ

شیخ محمد النووی

- مولد النبی ﷺ — محمد امین بن علی السویدی
- الدر النظیم فی مولد النبی الکریم ﷺ — امام عمر بن ایوب ترکمانی
- القول المبین فی حکم مولد سیّد المرسلین ﷺ — شیخ مفتاح بن صالح
- تاریخ الاحتفال بالمولد النبوی ﷺ — شیخ حسن سندوبی
- الضیاء الامع بذکر مولد النبی الشافع ﷺ — شیخ حبیب عمر بن محمد بن سالم بن حفیظ
- البیان النبوی عن فضل الاحتفال بمولد النبی ﷺ — شیخ محمود احمد الزین
- تنبیه المادح المقلد علی ما کان علیه سلف تنبتکو فی المولد — شیخ محمود بن محمد ددب تنبتکی
- القول الجلی فی الرد علی منکر مولد النبوی ﷺ — شیخ ابوہاشم سیّد احمد الشریف
- مولد النبی ﷺ المسمٰی الاسرار الربانیه — دکتور محمد عثمان میر غنی
- مولد النبوی ﷺ — شیخ غیث بن عبد اللہ غالبی
- اجوبة فی شان الاحتفال للمولد النبوی ﷺ — شیخ محمد فقیه بن عبد اللہ